بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

شمارہ 34

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

16 صفر 1446 ہجری قمری • 22 ظہور 1403 ہجری شمسی • 22 اگست 2024ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَأُدۡخِلَ الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡأَنۡهَارُ خَالِدِیۡنَ فِیۡهَا بِإِذۡنِ رَبِّهِمۡ ؕ تَحِیَّتُهُمۡ فِیۡهَا سَلَامٌ ○

(سورہ ابراہیم، آیت 24)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ایسے باغات میں داخل کئے جائیں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ اپنے ربّ کے حکم کے ساتھ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اُن کا تحفہ ان (جنتوں) میں سلام ہوگا۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 راگست 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

دین کی غم خواری ایک بڑی چیز ہے جو سکرات الموت میں سرخرو رکھتی ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

کسی کو کیا معلوم ہے کہ ظہر کے بعد عصر کے وقت تک زندہ رہیں۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ یکدفعہ ہی دوران خون بند ہو کر جان نکل جاتی ہے۔ بعض دفعہ چنگے بھلے آدمی مرجاتے ہیں۔ وزیر محمد حسن خاں صاحب ہواخوری کر کے آئے تھے اور خوشی خوشی زینہ پر چڑھنے لگے۔ ایک دو زینہ چڑھے ہوں گے کہ چکر آیا، بیٹھ گئے۔ نوکر نے کہا کہ میں سہارا دوں؟ کہا نہیں۔ پھر دو تین زینہ چڑھے پھر چکر آیا اور اسی چکر کے ساتھ جان نکل گئی۔ ایسا ہی غلام محی الدین کوتلی کشمیر کا ممبر یکدفعہ ہی مر گیا۔ غرض موت کے آجانے کا ہم کو کوئی وقت معلوم نہیں کہ کس وقت آجاوے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ اس سے بے فکر نہ ہوں۔ پس دین کی غم خواری ایک بڑی چیز ہے جو سکرات الموت میں سرخرو رکھتی ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے اِنَّ زَلۡزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیۡءٌ عَظِیۡمٌ (الحج:۲) ساعت سے مراد قیامت بھی ہوگی ہم کو اس سے انکار نہیں، مگر اس میں سکرات الموت ہی مراد ہے کیونکہ انقطاع تام کا وقت ہوتا ہے۔ انسان اپنے محبوبات اور مرغوبات سے یکدفعہ الگ ہوتا ہے اور ایک عجب قسم کا زلزلہ اس پر طاری ہوتا ہے۔ گویا اندر ہی اندر وہ ایک شکنجہ میں ہوتا ہے اس لئے انسان کی تمام تر سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے اور دنیا اور اس کی چیزیں اس کی ایسی محبوبات نہ ہوں جو اس آخری ساعت میں علیحدگی کے وقت اس کی تکالیف کا موجب ہوں۔

قرآن کریم نے اس مضمون کو اس آیت میں ادا کر دیا ہے اِنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ (الانفال:۲۹) اَمۡوَالُکُمۡ میں عورتیں داخل ہیں۔ عورت چونکہ پردہ میں رہتی ہے، اس لئے اس کا نام بھی پردہ ہی میں رکھا ہے اور اس لئے بھی کہ عورتوں کو انسان مال خرچ کر کے لاتا ہے۔ مال کا لفظ مائل سے لیا گیا ہے۔ یعنی جس کی طرف طبعاً توجہ اور رغبت کرتا ہے۔ عورت کی طرف بھی چونکہ طبعاً توجہ کرتا ہے، اس لئے اس کو مال میں داخل فرمایا ہے..... غرض مال سے مراد کُلَّ مَا یَمِیۡلُ اِلَیۡہِ الۡقَلۡبُ ہے۔ اولاد کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ انسان اولاد کو جگر کا ٹکڑہ اور اپنا وارث سمجھتا ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 29، ایڈیشن 2018، قادیان)

شرک انسان کا نقطۂ نگاہ بہت ہی محدود کر دیتا ہے اور اس کی ہمت کو گرا دیتا ہے اور اس کے مقصد کو ادنیٰ کر دیتا ہے

کوئی شخص کسی قبر پر دیا جلا کر رکھ آئے تو خواہ وہ صاحب قبر سے دُعا کرے یا نہ کرے یا صاحبِ قبر کو خدا سمجھے یا نہ سمجھے یہ فعل بھی شرک کے اندر آجائیگا کیونکہ یہ عمل پہلے زمانہ کے مشرکانہ اعمال کا بقیہ ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت نمبر 32 "وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخۡطَفُہُ الطَّیۡرُ اَوۡ تَہۡوِیۡ بِہِ الرِّیۡحُ فِیۡ مَکَانٍ سَحِیۡقٍ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ہشتم: شرک کی آٹھویں قسم یہ ہے کہ کسی ایسی چیز کے متعلق جسے خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت نے کسی کام کے کرنے کی کوئی طاقت نہیں دی، اس کے متعلق یہ خیال کرلیا جائے کہ وہ فلاں کام کرلے گی۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے آپ کو اَلسَّمِیۡعُ قرار دیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ کامل طور پر لوگوں کی دعاؤں کو سُنتا اور اُن کی حاجات کو پورا فرماتا ہے۔ یعنی فاصلہ اور وقت کا اُس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اب اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ سے دُعا کرنے کی بجائے مُردوں کی قبروں پر جاتا اور اُن سے اپنی مرادیں مانگتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ کے اَلسَّمِیۡعُ ہونے میں مُردوں کو بھی شریک کرلیا، حالانکہ قرآن کریم اس کی صراحتاً تردید کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَالَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ ؕ○ اَمۡوَاتٌ غَیۡرُ اَحۡیَآءٍ ۚ وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ۔ (النحل ع ۲) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن معبودانِ باطلہ کو لوگ اپنی مدد کیلئے پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں اور وہ سب کے سب مردہ ہیں نہ کہ زندہ۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے اس خیال کی تردید فرمائی ہے کہ ہمارے معبود بھی دلوں کے بھید جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے۔ جو خالق ہو وہی اپنی مخلوق کی اندرونی طاقتوں اور اُس کی ضروریات سے آگاہ ہوسکتا ہے مگر جن کو تم پکارتے ہو وہ تو خود سب کے سب مخلوق ہیں انہوں نے تمہارے حالات کو کیا جاننا ہے۔ اور پھر وہ مُردہ ہیں زندہ نہیں انہوں نے تمہاری مدد کیا کرنی ہے۔ انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے گویا اُن کا انجام بھی دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی شخص کسی قبر پر جاتا اور مردہ کو کسی تصرف کیلئے کہتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ اسی طرح بتوں، دریاؤں، سمندروں اور سورج اور چاند وغیرہ سے مُرادیں مانگنا اور دُعائیں کرنا بھی شرک میں ہی شامل ہے۔

نہم: شرک کی نویں قسم یہ ہے کہ ایسے اعمال جو مشرکانہ رسوم کا نشان ہیں گو اب شرک کی مشابہت نہیں رکھتے ان کا بلاضرورتِ طبعی ارتکاب کیا جائے مثلاً کوئی شخص کسی قبر پر دیا جلا کر رکھ آئے تو خواہ وہ صاحب قبر سے دُعا کرے یا نہ کرے یا صاحبِ قبر کو خدا سمجھے یا نہ سمجھے یہ فعل بھی شرک کے اندر آجائیگا کیونکہ یہ عمل پہلے زمانہ کے مشرکانہ اعمال کا بقیہ ہے۔ وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ مُردے قبروں پر واپس آتے ہیں اور جن لوگوں کی نسبت معلوم کرتے ہیں کہ انہوں نے اُن کی قبروں کا احترام کیا ہے اُن کی مدد کرتے اور ان کے کاموں کو تکمیل تک پہنچا دیتے ہیں۔ اسی لئے لوگ قبروں پر دیئے یا پھول وغیرہ رکھ آتے تھے۔ ان یادگاروں کو تازہ رکھنا بھی چونکہ شرک کی مدد کرنا ہے اسلئے یہ بھی شرک میں ہی داخل ہے اسی طرح درختوں پر رسیّاں وغیرہ باندھنی یا قبروں پر چڑھاوے چڑھانے اور ٹونے کرنے سب اسی قسم میں شامل ہیں۔ میں نے جو یہ کہا ہے کہ بلاضرورت طبعی ایسے کام کرنے منع ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کہیں جا رہا ہو اور راستہ میں رات آجائے اور مجبوراً کسی مقبرہ میں ٹھہرنا پڑے تو یہ ضروری نہیں کہ وہاں انسان اندھیرے میں ہی بیٹھا رہے بلکہ اگر

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۞ اللہ تعالیٰ کے حمد وثنا کی اہمیت ۞

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قابلِ قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد وثناء کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔

(ابن ماجہ ابواب النکاح باب خطبۃ النکاح، ابوداؤد کتاب الادب باب الھدی فی الکلام)

۞ مسلمان کی خوبی ۞

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس بات کو ترک کر دے جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب 11 حدیث 2317)

۞ حقیقی مومن ۞

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: متقی بنو، سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے۔ لوگوں کے لیے وہی چاہو جو اپنے لیے چاہتے ہو حقیقی مومن بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو حقیقی مسلمان بن جاؤ گے۔ کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ)

......☆......☆......

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور 02 راگست 2024 (مکمل متن)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز جوابات

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ اٹلی کی حضور انور سے آن لائن ملاقات

جنازہ حاضر وغائب، وصایا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

وصیت کے بارے میں اسلامی تعلیم یہی ہے کہ کوئی شخص اپنے وارث کے حق میں وصیت نہیں کر سکتا، اگر کوئی شخص اپنے کسی وارث کے حق میں وصیت کرتا ہے تو ایسی وصیت کالعدم سمجھی جائے گی اور جس چیز کی وصیت کی گئی تھی وہ تمام ورثاء میں ان کے شرعی حصص کے مطابق تقسیم ہوگی

اسلام کا یہ بھی حکم ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنی جائیداد اپنی اولاد میں ہبہ کرنا چاہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ عدل سے کام لے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصولی ہدایت فرمائی ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل سے کام لو

اسلامی تعلیم یہی ہے کہ یتیم پوتے پوتیوں کو دادا کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملتا البتہ دادا اپنے یتیم پوتے پوتیوں کو اپنی زندگی میں جو چاہے دے سکتا ہے نیز اپنے مرنے کے بعد وصیت کے ذریعہ بھی انہیں کچھ دے سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو پھر کسی اور کو کوئی اختیار نہیں البتہ دادا کے وارث اگر اپنے ان یتیم بھتیجے بھتیجیوں کو کچھ دینا چاہیں تو اس میں بھی کوئی روک نہیں

قسم کھانا اصل میں ایک طرح سے کسی بات پر گواہی دینا ہوتا ہے
جو شخص کسی بات کو اللہ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہے وہ گویا اپنے بیان کی سچائی پر اللہ کی ذات کو گواہ بناتا ہے
لیکن اسلام نے اپنے متبعین کو لغو، بلاوجہ اور جھوٹی قسمیں کھانے سے منع فرمایا ہے

لغو قسم سے مراد وہ قسم ہے جو عادت کی وجہ سے کھائی جائے۔ جیسے بعض کو بلا سوچے وَاللّٰہِ! بِاللّٰہِ کہنے کی عادت ہوتی ہے۔ یا وہ قسم جس کے کھانے والا یقین رکھتا ہو کہ وہ درست ہے لیکن اس کا یقین غلط ہو یا شدید غصہ میں قسم کھا لینا کہ جب ہوش و حواس ٹھکانے نہ ہوں یا حرام شے کے استعمال یا فرض و واجب عمل کے ترک کے متعلق کسی وقتی جوش کے ماتحت قسمیں کھا لینا یہ سب قسمیں لغو ہیں اور ان کے توڑنے پر کوئی کفارہ نہیں بلکہ ان کے کھانے پر توبہ اور استغفار کا حکم ہے

اگر کوئی سنجیدہ قسم کھا کر اسے توڑے تو ایسے شخص کو قسم توڑنے کا کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے جو دس مسکینوں کو متوسط (درجہ کا) کھانا کھلانا ہے یا ان کا لباس یا ایک غلام کی گردن کا آزاد کرنا جسے یہ بھی میسر نہ ہو تو اس پر تین دن کے روزے واجب ہیں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی قسم کھانے پر شدید انذار فرمایا ہے، آپؐ نے جھوٹی قسم کھانے کو بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ قرار دیا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص کسی کے حق کو جھوٹی قسم کے ذریعہ کھانا چاہے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہوگا اور ایک حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس پر جنت کو حرام اور جہنم کی آگ کو اس کے لیے واجب کر دے گا

بوقت ضرورت انسان اللہ تعالیٰ کی قسم کھا سکتا ہے لیکن کسی انسان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کی قسم کھائے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط 79)

سوال: تیونس سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ ایک شخص کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ ایک بیٹا اس کی زندگی میں فوت ہو گیا، جس کے دو بچے ہیں۔ اس شخص نے اپنی زندگی میں اپنے زندہ بیٹوں کے لیے مکان بنوائے لیکن مرحوم بیٹے کی اولاد کے لیے کچھ نہیں بنایا۔ اس شخص کا ایک پانچواں مکان بھی ہے لیکن اس نے وصیت کی کہ یہ مکان اس کی بیٹی کو دے دیا جائے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں۔ اس شخص کے مرحوم بیٹے کے بچوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہیں دادا کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملتا۔ مجھے اس شرعی حکم سے تسلی نہیں۔ اس بارے میں راہنمائی کی درخواست ہے تاکہ یتیم پوتے محروم نہ رہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 4/فروری 2023ء میں اس مسئلہ کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور نے فرمایا:

جواب: وصیت کے بارے میں اسلامی تعلیم یہی ہے کہ کوئی شخص اپنے وارث کے حق میں وصیت نہیں کر سکتا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کے لیے اس کا حق مقرر فرما دیا ہے اس لیے وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الوصایا بَاب مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ) لہٰذا اگر کوئی شخص اپنے کسی وارث کے حق میں وصیت کرتا ہے تو ایسی وصیت کالعدم سمجھی جائے گی اور جس چیز کی وصیت کی گئی تھی وہ تمام ورثاء میں ان کے شرعی حصص کے مطابق تقسیم ہوگی۔

علاوہ ازیں اسلام کا یہ بھی حکم ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنی جائیداد اپنی اولاد میں ہبہ کرنا چاہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ عدل سے کام لے۔ چنانچہ حضرت نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کے حق میں کچھ ہبہ کیا اور اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بننے کی درخواست کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو ایسا ہی ہبہ کیا ہے؟ ان کے انکار پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصولی ہدایت فرمائی کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل سے کام لو۔ چنانچہ انہوں نے یہ ہبہ واپس لے لیا۔ (بخاری کِتَاب الْهِبَةِ بَاب الْإِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ) پس اس شخص کا اپنی زندگی میں اپنے بیٹوں کو مکان بنوا کر دینا اور بیٹی کو کچھ نہ دینا بھی اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ اسے چاہیے تھا کہ جب اس نے اپنے بیٹوں کو کچھ ہبہ کیا ہے تو بیٹی کو بھی ضرور کچھ ہبہ کرتا۔

باقی جہاں تک اس شخص کے اس کی زندگی میں فوت ہو جانے والے بیٹے کی اولاد کے اس شخص کے ترکہ میں سے حصہ کا تعلق ہے تو اس معاملہ میں اسلامی تعلیم یہی ہے

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جلسہ اپنوں کے لیے تربیت اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنا ہے وہاں غیروں کو بھی اسلام کی تعلیم کے سمجھنے اور انہیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بنا ہے۔
پس اس کے لیے جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکنا چاہیے، اس کا شکر گزار ہونا چاہیے وہاں اس عہد پر بھی قائم رہنا چاہیے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پہنچانے کے لیے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرتے رہیں گے

میں کارکنان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے جلسہ سے پہلے بھی، جلسہ کے دوران بھی اور جلسہ کے بعد بھی ان انتظامات کے کرنے اور سمیٹنے میں اپنا کردار ادا کیا اور ابھی بھی کر رہے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت، عورتیں، مرد، بچے ان سب کی یہ ایسی خوبی ہے جس کی غیر بھی تعریف کرتے ہیں اور یہ خاموش تبلیغ ہوتی ہے

ہر لحاظ سے ہر شعبہ جو جلسہ سالانہ میں کام کرتا ہے بڑا فعال نظر آتا ہے اور شکریہ کا مستحق ہے اس سال برطانیہ کے کارکنان کے ساتھ ماریشس سے بھی پہلی دفعہ بڑی تعداد میں خدام اور کارکنان آئے اور بڑا اچھا کام کیا۔
اسی طرح کینیڈا سے خدام آئے ہیں جو وائنڈ اَپ میں مدد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے

اس جلسہ میں شامل ہو کر خاکسار کا ایمان یقین میں تبدیل ہو گیا ہے کہ یہ سچی جماعت ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔
اگر ہم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک نہ کہتے ہوئے مسیح موعودؑ کو امام الزمان نہ مانا تو ہم گمراہ ہو جائیں گے (اسماعیل بیلن، فرنچ گیانا)

دنیا کے سو سے زائد ممالک کے لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں تو کئی چیزیں مختلف نظر آتی ہیں، کئی مسائل آ سکتے ہیں مگر یہاں ہر ایک کے اخلاق اور رویے ایک جیسے نظر آئے (یوشیدا صاحب، جاپان)

میں آپ کی جماعت کے افراد سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنا کردار بھرپور ادا کروں گا اور اپنے زیر اثر لوگوں کے سامنے اپنے ذاتی تجربات ظاہر کروں گا کہ احمدی نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ بہترین اور مثالی مسلمان ہیں (عمر دیگو صاحب، چلی)

اگر دنیا میں ہر شخص انسانیت کے لیے زیادہ شعور، بیداری اور ہمدردی پیدا کرے جیسے جماعت کر رہی ہے تو یقینی طور پر عالمی مسائل حل کیے جا سکتے ہیں (مسز پیٹریشا، ہالینڈ)

میں نے دنیا کے بہت سے ممالک میں بہت بڑی بڑی کانفرنسز میں شرکت کی ہے لیکن اتنی بڑی کانفرنس کبھی نہیں دیکھی جس کا انتظام رضا کار انجام دے رہے ہوں (ڈاکٹر کرسٹی چانگ صاحبہ، تائیوان)

ہم اس عہد کے ساتھ اس جلسہ سے واپس جا رہے ہیں کہ اپنے اہل وطن کو بتائیں کہ جماعت احمدیہ بہت پُرامن اور بہت منظم اور بااخلاق جماعت ہے (ڈاکٹر فرینک صاحب، تائیوان)

مجھے بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں قیام امن، سلامتی اور انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے لیے کام کر رہی ہے تو مجھے شروع میں یہی محسوس ہوا کہ یہ سب کچھ صرف بیانات تک محدود ہے
لیکن جلسہ میں شرکت کر کے اپنے تجربے سے دیکھا اور تصدیق کی کہ جماعت جو غیروں کو بیان دیتی ہے خود اس پر عمل بھی کرتی ہے (لورینا ویلا صاحبہ، کوسٹاریکا)

جماعت کے علم کے حصول اور علم کو پھیلانے کی کاوشوں نے میرے پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اس بات نے بھی مجھ پر گہرا اثر چھوڑا کہ تینتالیس ہزار افراد کی شمولیت کے باوجود پردے کا لحاظ رکھا گیا
اور مرد اور عورتیں اپنی اپنی جگہ پر کام کر رہے تھے (سلیمان باصاحب، آئس لینڈ)

بالعموم مذہبی تنظیمیں ڈپلومیٹس یا سیاستدانوں کو خصوصی external تقریبات کے لیے صرف مدعو کرتی ہیں اور تقریب کے مخصوص حصہ میں دعوت دے کر پھر الوداع کر دیتے ہیں
لیکن اس کے برعکس یہ بہت غیر معمولی اور قابل تعریف امر ہے کہ آپ کی جماعت نے ہم سب غیر از جماعت مہمانوں سے کوئی پردہ نہیں رکھا (برطانیہ میں ارجنٹائن کی سفیر مارینہ پلازا صاحبہ)

جلسہ میں ایک روحانی ماحول محسوس کیا جا سکتا ہے اور امام جماعت بھی جب کچھ بولتے ہیں تو سامعین کی مکمل خاموشی اور توجہ حیران کن ہوتی تھی۔ ایک گہرا روحانی ماحول قائم ہو جاتا تھا (روبرٹو کاتالونو، اٹلی)

میں نے ماضی میں کئی مذہبی پروگراموں میں شمولیت کی ہے لیکن میں ہمیشہ دل کی گہرائیوں سے جانتی تھی کہ میری زندگی میں کچھ روحانی پہلوؤں کی کمی ہے
لیکن جلسہ وہ تقریب تھی جس کی وجہ سے میری زندگی میں جو بھی کمی تھی وہ بھی پوری ہو گئی (اگاتھے میری صاحبہ، روڈرگز آئی لینڈ)

جلسے کے ماحول کو جنت سے مشابہت دی جا سکتی ہے۔ اگر اتنے بڑے مجمع میں ایسا ماحول پیدا کیا جا سکتا ہے تو بعید نہیں کہ پوری دنیا میں ایسا ماحول بنایا جا سکے لیکن صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو یہ کام کر سکتی ہے
(پروفیسر آربگ زکراج کوسوو)

میرے لیے سب سے یادگار لمحہ مردوں کو اللہ تعالیٰ سے دعا کے وقت روتے ہوئے دیکھنا تھا (یوراگوئے سے تعلق رکھنے والی صحافی خاتون)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اندازاً چھیالیس ملین سے زائد لوگوں نے جلسہ سالانہ کی خبر دیکھی اور سنی

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر بے لوث خدمات بجالانے والے کارکنان کے لیے اظہارِ تشکر نیز جلسہ میں شامل ہونے والے بعض غیروں کے تاثرات

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 02 اگست 2024ء بمطابق 02 ظہور 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

الحمد للہ گذشتہ ہفتے جلسہ سالانہ یوکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دکھاتا ہوا اختتام کو پہنچا۔ یہ تین دن بڑے برکتوں والے دن تھے جس نے اپنوں اور غیروں سب پر ایک مثبت اثر چھوڑا۔ بعض غیروں کے تاثرات بیان کروں گا لیکن اس سے پہلے مَیں کارکنان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے جلسہ سے پہلے بھی، جلسہ کے دوران بھی اور جلسہ کے بعد بھی ان انتظامات کے کرنے اور سمیٹنے میں اپنا کردار ادا کیا اور ابھی بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت، عورتیں، مرد، بچے ان سب کی یہ ایسی خوبی ہے جس کی غیر بھی تعریف کرتے ہیں اور یہ خاموش تبلیغ ہوتی ہے جو یہ کارکنان اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے کر رہے ہوتے ہیں۔ جلسہ کے تمام شعبہ جات کے کارکنان کا اس میں اہم حصہ ہے چاہے وہ داخلی راستوں پر ہیں، گیٹ پر ہیں، چیکنگ پر ہیں، پارکنگ میں ہیں، کھانا کھلانے پر ہیں، کھانا پکانے پر ہیں، صفائی پر ہیں۔ بچوں کی ڈیوٹیاں ہیں پانی پلانے کی اس پہ ہیں یا اَور بچے جو مختلف جگہوں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں ہر لحاظ سے ہر شعبہ جو جلسہ سالانہ میں کام کرتا ہے بڑا فعال نظر آتا ہے اور شکریہ کا مستحق ہے۔ چھوٹی موٹی کمزوریاں ہوتی ہیں بعضوں کو نظر بھی آتی ہوں گی لیکن اتنے بڑے انتظام میں ایسی کمزوریوں کو صَرفِ نظر کیا جانا چاہیے۔ بہرحال یہ جو ساری ڈیوٹیاں ہیں وہ دینے والے جو ہیں وہ علاوہ مہمانوں کی خدمت کے ایک خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ اس بارے میں تعریفی کلمات کارکنان کے لیے کہتے ہیں، لکھ کے بھیجتے ہیں، مہمان بھی جو غیر آئے ہوئے ہوتے ہیں اپنے تاثرات میں چھوڑ کے جاتے ہیں۔ اسی طرح ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں مختلف ممالک میں بیٹھے ہوئے لوگ بھی شکر گزار ہیں کہ ہمیں جلسہ کا پروگرام احسن رنگ میں پہنچایا۔ پس ان سب کارکنان کا مَیں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس سال

برطانیہ کے کارکنان کے ساتھ ماریشس سے بھی پہلی دفعہ بڑی تعداد میں خدام اور کارکنان آئے اور بڑا اچھا کام کیا۔اسی طرح کینیڈا سے خدام آئے ہیں جو وائنڈ اَپ (wind-up) میں مدد کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

پریس اور میڈیا کی کوریج بھی اس سال بہت اچھی ہوئی ہے۔اسی طرح ٹریفک کا انتظام بھی بہت اچھا تھا۔ہمسائے بھی خوش رہے۔ہر سال ان کی طرف سے شکایات آتی ہیں اس سال شکایات نہیں آئیں بلکہ ان کے خیال میں شاید گذشتہ سال سے حاضری کم تھی جو اتنے آرام سے ٹریفک چلتی رہی حالانکہ حاضری گذشتہ سال سے دو ہزار زیادہ تھی اور جب ان کو یہ بتایا گیا تو اس بات پہ بڑے حیران تھے۔ماشاء اللہ بہت اچھا انتظام تھا۔اس علاقے کے ہمارے ایک کونسلر ہیں، جو احمدی ہیں، مربی بھی ہیں، انہوں نے سب ہمسایوں سے تعلقات اور ٹریفک پلاننگ میں بڑا اچھا کردار ادا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے۔

بہرحال اب میں تاثرات بیان کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ان تاثرات بیان کرنے والوں کے دلوں کو بھی کھولے اور وہ احمدیت کے پیغام کے حقیقی معنی کو سمجھنے والے ہوں اور ہم اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تھا۔صرف یہ تین دن ہی نہیں بلکہ ان چیزوں کو ہم اپنی زندگیوں کا حصہ بھی بنائیں۔

فرنچ گیانا سے اسماعیل بیلن صاحب جو جلسہ میں شامل ہوئے ان کا جماعت سے پرانا تعلق ہے لیکن بیعت نہیں کی ہوئی تھی۔ان کو جلسہ کے دوران بیعت کی بھی توفیق مل گئی۔کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنی زندگی میں اس طرح کی تقریب جہاں دنیا کی تمام بڑی زبانیں اور نسلیں جمع ہوں کبھی نہیں دیکھی۔اس جلسہ میں شامل ہو کر خاکسار کا ایمان یقین میں تبدیل ہو گیا ہے کہ یہ سچی جماعت ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔اگر ہم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک نہ کہتے ہوئے مسیح موعودؑ کو امام الزمان نہ مانا تو ہم گمراہ ہو جائیں گے۔کہتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اس رستہ پر ہدایت دی ہے اور آج اگر مسلمان متحد ہونا چاہتے ہیں تو ان کے لیے یہی ہے کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر خلافت کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس بابرکت جماعت میں شامل ہو جائیں۔پھر کہتے ہیں جلسہ سالانہ کے انتظامات بھی لاثانی تھے۔ہر کارکن ہمیشہ مسکراتا ہوا نظر آیا اور ان کے چہروں پر کوئی منافقت نہیں تھی۔ہر کارکن دلی خوشی سے مہمانوں کی خدمت کر رہا تھا۔میں کسی کو نہیں جانتا تھا مگر ہر کوئی ایسے مل رہا تھا جیسے ہم سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔کہتے ہیں جلسہ سے پہلے بھی میں کئی سالوں سے مسلمان تھا، میں مسلمان ہو گیا تھا اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتا تھا مگر ہمیشہ لگتا تھا کسی چیز کی کمی ہے مگر اس جلسہ میں شامل ہو کر مجھے محسوس ہوا کہ میری وہ کمی پوری ہو گئی ہے۔

جاپان سے آئے ہوئے بدھ مت کے چیف پریسٹ یوشیدا صاحب کہتے ہیں ہم نے جلسہ کے تمام سیشنز میں شرکت کی۔میری اہلیہ خواتین کی مارکی میں بھی گئی۔ہم نے نمائشیں بھی دیکھیں اور کچھ دیر کے لیے بازار کی طرف بھی گئے۔ہر جگہ ایک بات مثالی تھی کہ خدمت کرنے والے رضا کار مستعد اور چوکس نظر آتے۔پہلے دن سے لے کر آخری دن کے آخری لمحات تک کارکنان کا جوش وجذبہ ویسا ہی قائم ودائم تھا۔جلسہ میں شامل ہونے والے احمدی احباب بھی نہایت مہمان نواز اور ملنسار تھے۔دنیا کے سو سے زائد ممالک کے لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں تو کئی چیزیں مختلف نظر آتی ہیں، کئی مسائل آ سکتے ہیں مگر یہاں ہر ایک کے اخلاق اور رویّے ایک جیسے نظر آئے۔جہاں کسی کو روک دیا گیا وہ وہیں رک گیا اور جہاں نماز کے لیے یا جلسہ کے لیے بلایا گیا وہاں بلا تاخیر پہنچ گئے۔کہتے ہیں ہمارے لیے جلسہ کا یہ نظارہ ناقابل فراموش ہے۔انہوں نے مجھ سے بھی ملاقات کی تھی اور مَیں نے ان کو کہا تھا کہ ایک خدا پر ایمان ضروری ہے۔اس بارے میں سوچیں اور غور کریں اور اسی طرح انسانیت سے محبت کی تلقین بھی کی۔کہتے ہیں کہ میں بدھ مت کا پیروکار ہونے کی وجہ سے روایتی طور پر تو ایک خدا کو نہیں مانتا مگر میرا دل یہی کہتا ہے کہ اس کائنات کا کوئی خالق اور مالک ہے اور ہم سب اس کی مخلوق ہیں اور ہم اس خالق و مالک ربّ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔بہرحال کچھ نہ کچھ ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانے کا خیال پیدا ہوا۔

کوسوو سے ایک مہمان آئے تھے عزیز نذیری (Aziz Neziri) صاحب۔کہتے ہیں پہلی بار جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔بہت خوشی ہوئی۔ہر چیز منظّم طریقے پر چل رہی تھی۔خاص طور پر تقاریر بہت فائدہ مند تھیں۔خلیفہ وقت کی تقریریں سن کے میں اپنے اندر ایک روحانی تبدیلی پیدا ہوتے دیکھتا ہوں اور ان کے ساتھ میں واپس جاؤں گا۔یہاں نمازیں پڑھنے نے میرے دل میں ایک سکون پیدا کر دیا ہے۔کہتے ہیں میں ایک بوڑھا شخص ہوں۔دعا ہے کہ اگلے سال مجھے پھر اس روحانی ماحول میں شامل ہونے کا موقع ملے۔کہتے ہیں اس ماحول نے میرے اندر اسلام احمدیت کی ایک محبت بھر دی ہے۔جہاں میں جاؤں گا اس کا ذکر ضرور کروں گا۔لوگوں کو بھی اس طرف توجہ دلاؤں گا کہ احمدیت کی حقیقی تعلیم کو پڑھیں۔خلیفہ وقت کے اختتامی خطاب کا جو دلائل سے لبریز تھا اس کا ذکر بھی ضرور کروں گا کیونکہ میں خود اس بات کا شاہد ہوں۔بیعت کرنے سے قبل برشتینا نام کا جو شہر ہے وہاں جماعت کا مشن ہاؤس تھا اس کے پاس ایک دکان تھی۔جب کبھی اس دکان میں جاتا تو وہاں دکان کا مالک جو مسلمان تھا اس کو جب پتہ چلتا کہ میں مشن ہاؤس جا کر نماز پڑھتا ہوں تو اس نے مجھے کہا کہ تم اس مسجد میں نہ جایا کرو۔یہ قادیانی ہیں جنہوں نے ایک نیا نبی بنایا ہوا ہے۔وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ گالیاں دیتا ہے جو ان کا نبی ہے اور اسلام میں بدعات پیدا کر دی ہیں اور اسلامی تعلیم کو بدل دیا ہے۔لیکن میں مسلسل نمازوں پر آتا رہا اور سوالوں کے جوابات حاصل کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو احمدیت کے لیے روشن کر دیا لیکن اب اس خطاب کو سننے کے بعد ایک بار پھر مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ کس طرح غیر از جماعت مخالفین لوگوں کو جماعت سے دُور کرتے ہیں۔میں بہرحال واپس جا کر ان لوگوں کو اس خطاب کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ہی جواب دوں گا۔

چلّی سے آنے والے ایک مہمان تھے عمر گیبور (Gaibur) صاحب جو چلّی کی نیشنل حکومت میں ڈائریکٹر آف ورشپ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں، کہتے ہیں میرے فرائض میں شامل ہے کہ چلّی کی حکومت کو ملک میں قائم تمام مذہبی تنظیموں کی رجسٹریشن اور دیگر معاملات میں راہنمائی کروں۔کہتے ہیں میں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں ملک میں قائم مسلم تنظیموں سے رائے دریافت کی تو سب نے منفی تاثرات بیان کیے جن کا خلاصہ یہی تھا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔کہتے ہیں جلسہ میں آپ کے خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔اس کے بعد میں آپ کی جماعت کے افراد سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنا بھرپور کردار ادا کروں گا اور اپنے زیرِ اثر لوگوں کے سامنے اپنے ذاتی تجربات ظاہر کروں گا کہ احمدی نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ بہترین اور مثالی مسلمان ہیں۔کہتے ہیں میں آپ کی جماعت کو چلّی میں قائم کرنے کے اعتبار سے بھی اپنی بھرپور کوشش کروں گا۔موصوف نے بیان کیا کہ مجھے بالخصوص خلیفہ کے پہلے دن کا خطاب بہت اچھا لگا جس میں انہوں نے ڈسپلن اور انتظامی امور پر بذاتِ خود خطبہ دیا۔کہتے ہیں کہ میں نے کثرت سے مذہبی جلسوں میں شرکت کی ہے لیکن کبھی میں نے یہ نہیں دیکھا کہ کوئی مذہبی لیڈر خود انتظامی امور کی طرف راہنمائی کرے۔مجھے یہ خطبہ سن کر بہت حیرت ہوئی اور ساتھ خوشی بھی کیونکہ یہ امر بتاتا ہے کہ آپ کے خلیفہ جماعت کی روحانی اور اخلاقی بہتری کے لیے اور انتظامی بہتری کے لیے کوشش کرتے ہیں۔

ہالینڈ سے ایک خاتون مسز پیٹریشیا (Patricia) کہتی ہیں۔سب سے پہلے تو میں جلسہ یوکے 2024ء کے دوران آپ کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی اور بہت سارے لوگ، دنیا کے مختلف علاقوں کے لوگ آئے ہوئے تھے اور بھائی چارے کا ایک عجیب اظہار تھا۔انڈونیشیا سے لے کر امریکہ تک کے ممالک کے لوگ تھے۔کہتی ہیں میں آپ کے اجتماعات جیسے پیس واک (Peace Walk) وغیرہ ہے، امن کانفرنس وغیرہ ہے ان میں شامل ہوتی ہوں۔اب یہ جلسہ پر آنا میرا اگلا قدم ہے۔کہتی ہیں یہاں مَیں نے دیکھا کہ روزانہ کی بنیاد پر ہزاروں شرکاء کو ہینڈل کرنا اور ایک گاؤں کا سیٹ اپ لے کر اس کی تعمیر بشمول تمام لوجسٹکس اور تمام سہولیات کا بہت اچھی طرح انتظام کیا گیا۔لوگوں کی ایک بڑی تعداد ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتی نظر آئی۔کوئی لائنیں نہیں تھیں۔لوگ ساتھ کے ساتھ صفائی بھی کرتے جا رہے تھے۔جلسہ کو ممکن بنانے کے لیے عملے کی پوری ٹیم اور رضا کاروں کی ٹیم کو مبارکباد۔نوجوان طلبہ اور ہر ایک کو چھوٹے کاموں میں شامل دیکھنا، بڑے مقصد کے لیے تعاون کرتے دیکھنا ہمیشہ خوش آئند ہے۔کہتی ہیں مختلف سیشنز میں حصہ لے کر پُرامن توانائی محسوس ہوئی خاص طور پر عالمی بیعت کی نشست زندگی بھر یاد رکھوں گی۔کہتی ہیں اگر دنیا میں ہر شخص انسانیت کے لیے زیادہ شعور، بیداری اور ہمدردی پیدا کرے جیسے جماعت کر رہی ہے تو یقینی طور پر عالمی مسائل حل کیے جا سکتے ہیں۔

ارجنٹائن سے آنے والے ایک مہمان ٹامس رینڈل (Tomas Randle) صاحب جنہوں نے ارجنٹائن کی نیشنل سیکرٹری آف ورشپ کی نمائندگی کی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کی جماعت کے جلسہ کو رشک کی نگاہ سے دیکھا۔کس عمدگی سے اور نظم وضبط سے آپ لوگوں نے اس قدر بڑے مجمع کا انتظام کیا! کہنے لگے کہ ہمارے ملک میں ناممکن ہے بلکہ پولیس کی موجودگی میں بھی اس عمدگی سے اتنے بڑے مجمع کا تصور نہیں کیا جا سکتا اور جو خلیفہ کا عورتوں سے خطاب تھا وہ اس پہلو سے بھی مجھے اچھا لگا کہ آپ لوگ معاشرے کے دباؤ اور مغربی دنیا کے اثر کے باوجود پختگی سے اپنے اصول پر قائم ہیں۔کہتے ہیں گو کہ بحیثیت عیسائی میں تمام بیان فرمودہ نکات سے متفق تو نہیں لیکن بالخصوص جو فیملی لائف سے متعلقہ امور بیان کیے گئے وہ میرے لیے بحیثیت غیر مسلم بھی نہایت مفید تھے۔

تائیوان سے آئی ہوئی مہمان ڈاکٹر کرسٹی چانگ صاحبہ کہتی ہیں کہ ہمیں ایئرپورٹ سے بڑا ریسیو کیا گیا۔بہت مہمان نوازی کا سلوک کیا گیا اور پھر ہمیں جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا جہاں ہم نے دیکھا کہ ہزاروں رضا کار کام سرانجام دے رہے ہیں۔میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔کہتی ہیں مَیں نے دنیا کے بہت سے ممالک میں بہت بڑی بڑی کانفرنسز میں شرکت کی ہے لیکن اتنی بڑی کانفرنس کبھی نہیں دیکھی جس کا انتظام رضا کار انجام دے رہے ہوں۔لجنہ سے خطاب میں بھی خلیفہ وقت نے احمدی بچیوں کی زندگی گزارنے کے نہایت خوبصورت انداز سکھائے۔اس خطاب کے دوران مَیں بچیوں کے expressions نوٹ کرتی رہی۔جس توجہ سے بچیاں ان نصائح کو سن رہی تھیں اس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ احمدی بچیاں اور نوجوان نسل اپنے خلیفہ سے محبت کرتی ہے۔میں پہلی دفعہ امام جماعت سے مل رہی تھی میرا تاثر تھا کہ ہماری ملاقات بڑی فارمل انداز میں ہوگی، کئی قسم کے تکلفات اور ہدایات کا سامنا ہوگا مگر بڑے غیر فارمل انداز میں ہماری ساری باتیں ہوئیں، حال احوال پوچھا، تائیوان کے بارے میں بھی دریافت کیا۔کہتی ہیں ہمارے بہت سارے سوال تھے لیکن ہم امام جماعت کے سوالوں کے جوابات دینے میں اتنے مگن ہوئے کہ ہمیں کچھ پوچھنے کا موقع نہیں ملا۔بہرحال جلسہ نے ان پر نیک اثر قائم کیا۔

تائیوان سے آئے ہوئے ایک اَور مہمان ڈاکٹر فرینک صاحب کہتے ہیں: بہت لمبا سفر کر کے اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔تائیوان سے سفر پر نکلے، بیجنگ پہنچے تھے کہ تائیوان میں طوفان کی وجہ سے فلائٹ کینسل ہو گئی مگر ہم پھر بھی سفر کرنے میں کامیاب ہوئے، بخیریت پہنچ گئے اور مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ ہمارا یہ سفر معجزانہ ہے۔کہتے ہیں جلسہ میں شامل ہو کر ہمیں لگا کہ یہ خدا کی تقدیر تھی جس کی بدولت ہم جلسہ میں شامل ہو سکے۔جلسہ کے افتتاحی خطاب میں امام جماعت احمدیہ نے جب یہ کہا کہ یہ کوئی دنیوی جلسہ نہیں بلکہ ایک روحانی اجتماع ہے تو دوبارہ میرا یہ یقین پختہ ہو گیا کہ بظاہر مشکل حالات کے باوجود جس طرح خدا نے ہمیں جلسہ میں شرکت کا موقع دیا یہ سب خدا کی عطا اور معجزے کا نتیجہ ہے۔کہتے ہیں کہ ہم میاں بیوی تائیوان سے جلسہ میں شامل ہونے والے اوّلین لوگوں میں سے ہیں۔ہم اس عہد کے ساتھ اس جلسہ سے واپس جا رہے ہیں کہ اپنے اہل وطن کو بتائیں کہ جماعت احمدیہ بہت پُرامن اور بہت منظّم اور بااخلاق جماعت ہے اور ہم آئندہ سالوں میں مزید مہمانوں کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی تحریک کریں گے۔

کینیڈا سے ایک ایرانی نژاد مہمان یہ مجھے یاسین احمدی صاحب لگتے ہیں۔انہوں نے فلسفہ میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔صحافی بھی ہیں۔موصوف کہتے ہیں میں نے احمدیہ جلسہ سالانہ کو دین کی شکل میں حکمت اور عقل کا ایک پُرشکوہ مظاہرہ پایا۔جلسہ سالانہ کی روح مسلمانوں کے درمیان برابری کے نشانات سے بھرپور تھی۔جب مَیں نے اس جلسہ میں شرکت کی تو پہلے ہی لمحے سے مَیں نے محسوس کیا کہ مسلمان خشک اور بے لچک دینی تشریحات سے ہٹ کر زمین پر رہنے والے انسانوں کے ساتھ ہمدردی کے کھلے افق کی جانب لوٹ رہے ہیں۔جماعت کو دیکھ کے مجھے اندازہ ہوا کہ احمدیوں کی شان و وقار اور صبر وتحمل اور اسلامی تعلیمات کی معتدل تشریح صدیوں کی مذہبی خونریزی اور تشدّد کے بعد الٰہی ہدایات کے سائے میں ایک پرسکون اور پرامن زندگی کی نوید تھی۔احمدیہ تعلیمات کا جدید تہذیب کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ان خوبصورت پہلوؤں میں سے ایک تھا جو واضح طور پر نمایاں کیا گیا تھا۔میں امید کرتا ہوں کہ احمدیہ جماعت کے خیالات زیادہ سے زیادہ شان وشوکت اور تیزی سے مسلمانوں اور زمین پر رہنے والے دیگر لوگوں میں پھیلیں گے تا کہ ہر ایک نجات، خوشحالی اور کامیاب زندگی کا تجربہ حاصل کر سکے۔

بیلیز سے آئے ہوئے مہمان رونلڈ ہائیڈ (Ronald Hyde) صاحب کہتے ہیں۔وہ بیعت کی تقریب کے دوران اپنے جذبات کو بیان نہیں کر سکتے۔انہیں اللہ کی موجودگی محسوس ہو رہی تھی۔کہتے ہیں بہت سے مرد بغیر کسی دنیاوی فکر کے زور زور سے روتے اور اللہ کی مغفرت کی دعا مانگتے۔بیعت کا یہ تجربہ ان کی زندگی پر گہرے اثرات چھوڑ گیا ہے۔اتنے بڑے اجتماع کو اور لوگوں کی اتنی بڑی تعداد کو بغیر کوئی شراب اور موسیقی کے دیکھنا واقعی حیرت انگیز تھا اور یہ دیکھنا کہ ہر کوئی

صرف روحانیت میں اضافہ کرنا چاہتا ہے واقعی قابل تعریف تھا۔ یہ واقعی ایک زندگی بدلنے والا تجربہ تھا۔صرف ڈیوٹی والے ہی نہیں بلکہ جو شاملین ہیں ان کو دیکھ کر بھی ان لوگوں میں خاموش تبلیغ ہوتی ہے۔

مبلغ سلسلہ بولیویا کہتے ہیں کہ کارلوس ہیگو (Carlos Hugo) صاحب تیسری دفعہ جلسہ پہ آئے ہیں اور کچھ عرصہ سے اسلام کی تعلیم کا مطالعہ کر رہے تھے۔ایک ماہ قبل انہوں نے بیعت بھی کر لی تھی اور جلسہ سالانہ میں ان کو عالمی بیعت کی تقریب میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے میری زندگی کا سب سے اہم ترین روحانی تجربہ تھا۔میں محسوس کرتا ہوں کہ میرا دل اور میری روح عالمی بیعت کی تقریب میں شامل ہونے کے بعد روحانیت سے بھر گئے ہیں اور میں ایک حقیقی احمدی بن گیا ہوں۔بطور ایک نومبائع کہتے ہیں مجھے خلیفہ وقت نے یہ نصیحت کی کہ نماز توجہ سے پڑھو اور خدا کے ساتھ پختہ تعلق پیدا کرو اور جماعت بولیویا میں احمدیوں کو قرآن مجید پڑھنے کی طرف توجہ دلاؤ۔ کہتے ہیں اس پر میں خود بھی عمل کروں گا اور بتاؤں گا بھی۔

یوراگوئے سے آئی ہوئی ایک غیر از جماعت مہمان ماریہ سولس فرینکو (Maria Sol Caballero Franco) صاحبہ کہتی ہیں۔جلسہ سالانہ میری توقّعات سے بہت بہتر ثابت ہوا۔سب سے پہلے مہمانوں کی رہائش مثالی تھی۔تقریریں مسحور کن تھیں۔ پہلا سیشن میرا پسندیدہ تھا۔ ’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘ کے پیغام کو بڑھانا اور پھیلانا بہت اہم ہے۔ میں نے مجموعی ماحول میں برادری کا خوشگوار احساس پایا۔انتظامیہ نے بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ایک بڑا ایونٹ ہونے کے باوجود اس میں کبھی بھیڑ نہیں دیکھی اور نہ یہ قابو سے باہر محسوس ہوا۔کاروں کے لیے اچھی طرح منصوبہ بند راستے اور واضح اشارے،شاندار لاجسٹکس تھیں جس نے بلاشبہ بہت سے شرکاء کو متاثر کیا۔جلسہ میں شرکت نے میری روحانیت پر مثبت اثر ڈالا۔سب سے یادگار لمحات میں سے ایک اتوار کو احمدی عہد کو دہرانا تھا،یعنی بیعت، جہاں سب نے مل کر دعا کی اور آنسو بہائے۔ایسا مضبوط ایمان کا جذبہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔اگر مجھے تجویز کرنا ہوتو یہ ہوگا کہ مہمانوں کے لیے تقریبات کے درمیان مزید سرگرمیاں ہونی چاہئیں۔مزید یہ کہ خواتین مہمانوں کو حجاب پہننے کا پابند نہیں کرنا چاہیے۔ یہ پابند تو نہیں کیا جاتا یا تو ان کو غلط فہمی ہوئی ہے یا کسی کارکن نے یونہی کہہ دیا ہوگا۔عموماً تو میرا خیال ہے ہم یہ نہیں کہتے۔لیکن لباس بہرحال ہم کہتے ہیں کہ حیادار ہونا چاہیے۔ بہرحال کہتی ہیں کہ حجاب دستیاب ضرور ہوں جو چاہے وہ پہن لے۔

کوسٹاریکا سے آئی ہوئی ایک مہمان لورینا ویلا (Lorena Villa Lobos) کہتی ہیں کہ کوسٹاریکا میں ان کا مسلم مذہبی تنظیموں سے واسطہ رہتا ہے مگر ان میں عورت کا کسی قسم کا کوئی کردار نظر نہیں آتا بلکہ صرف مرد ہی مذہب کی نمائندگی کرتے ہیں جو خاص مذہبی عہدوں پر فائز ہوتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے مجھے حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی کہ جماعت احمدیہ میں عورت کو مرد کے برابر مقام دیا جاتا ہے۔ دوسرے دن جب وہ عورتوں کے جلسہ گاہ میں گئیں تو عورتوں کا ڈسپلن اور صفائی کا معیار بہت بہتر نظر آیا۔ کہتی ہیں مجھے بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں قیام امن،سلامتی اور انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے لیے کام کر رہی ہے تو مجھے شروع میں یہی محسوس ہوا کہ یہ سب کچھ صرف بیانات تک محدود ہے لیکن جلسہ میں شرکت کر کے اپنے تجربے سے دیکھا اور تصدیق کی کہ جماعت جو غیروں کو بیان دیتی ہے خود اس پر عمل بھی کرتی ہے۔جماعت کے عقائد اور عمل ایک ہی ہیں۔

برونڈی سے آئے ہوئے ایک مہمان ھَاتُونگِیمَانَا پونتِیے (Hatungimana Pontien) صاحب ہیں جو سیکرٹری وزارت قومی یکجہتی وسماجی امور اور انسانی حقوق برونڈی ہیں۔اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ میرا بڑا پرتپاک استقبال ایئرپورٹ سے لے کے رہائش گاہ تک کیا گیا۔نوجوان رضا کاروں نے مجھے خوش آمدید کہا۔میری مسلسل شاندار مہمان نوازی کی گئی۔ تین دنوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بے لوث محبت کے ساتھ حفاظت اور بلا تفریق مذہب وملت رنگ ونسل جو مہمان نوازی کی گئی میں اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ کہتے ہیں باوجود اس کے کہ میرا عقیدہ قدرے مختلف ہے لیکن ہم سب ایک اللہ کی مخلوق ہیں جو ہم سب سے محبت کرتا ہے اور ہمارا ایک خون ہے۔جلسہ کی تقاریر اسلامی تعلیمات سے مالا مال ہیں اور احمدیہ کمیونٹی کے عقائد کے بارے میں بعض لوگوں کی غلط تشریحات پر روشنی ڈالتی ہیں یا ان کے جوابات فراہم کرتی ہیں۔ دنیا بھر میں کامیابیوں کے بارے میں آپ کی رپورٹ نے دکھایا ہے کہ آپ مخصوص ضروریات والے لوگوں کو خدمت کے منصوبے فراہم کر کے ان کی مدد کرنے میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں اور میں اپنے ملک برونڈی میں ان خدمات کا گواہ ہوں۔ کہتے ہیں اتنی بڑی کانفرنس کسی انسان کا کام نہیں ہے، یہ صرف اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔ یہ ایک وسیع وبلیغ نشانی ہے جو اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ آپ جو کچھ بھی کرتے ہیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس میں ہوتا ہے اور پھر یہ دعا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرتا رہے۔

آئس لینڈ سے آئے ہوئے ایک غیر احمدی مہمان سلیمان باہ صاحب جو پیدائشی طور پر توگیمبین ہیں کہتے ہیں جلسہ میں شامل ہو کر جماعت کے متعلق علم میں اضافہ ہوا۔مختلف نمائشوں کی زیارت کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ جماعت دنیا بھر میں کیا کر رہی ہے۔ جماعت کے علم کے حصول اور علم کو پھیلانے کی کاوشوں نے میرے پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اس بات نے بھی مجھ پر گہرا اثر چھوڑا کہ تینتالیس ہزار افراد کی شمولیت کے باوجود پردے کا لحاظ رکھا گیا اور مرد اور عورتیں اپنی اپنی جگہ پر کام کر رہے تھے۔ کہتے ہیں میں کئی اسلامی جلسات اور پروگراموں میں شامل ہو چکا ہوں گو کہ وہاں صرف چند ہزار کی تعداد تھی۔مردوں اور عورتوں کا میل ملاپ ہو رہا تھا لیکن جلسہ میں اتنی بڑی تعداد کے باوجود پردے کا خیال رکھا جا رہا تھا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے، یہ بھی ایک خاموش تبلیغ ہے جو ان لوگوں کو ہمارے عمل سے ہوتی ہے، اور اس کے لیے جماعت کو داد دینی چاہیے۔جلسہ کا انتظام اور نظام بہت اعلیٰ تھا۔لوگ ایک دوسرے کے ساتھ احترام سے پیش آتے تھے۔کارکنان خوشی سے کام کر رہے تھے اور ایک smooth نظام چل رہا تھا اور یہ سب کچھ چند دنوں کی تیاری کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک لمبا عرصہ کی تیاری جاری تھی۔ کہتے ہیں جامعہ میں جہاں میری رہائش تھی وہاں میٹرسیں بچھا دی گئی تھیں وہاں ہم سارے سو رہے تھے اور کوئی تفریق نہیں تھی۔مہمانوں کے ساتھ ہر ایک سے ایک طرح سے سلوک کیا جا رہا تھا۔ پھر ایک تجویز وہ دیتے ہیں کہ شاید بہتر انتظام ہو سکے کہ جلسہ گاہ میں گو اے سی کا انتظام تھا لیکن گرمی کی شدت پھر بھی محسوس ہو رہی تھی اور وینٹی لیشن، ایئر وینٹی لیشن کی کمی محسوس ہو رہی تھی جس کی وجہ سے کہتے ہیں نیند آ جاتی تھی اور میں سمجھا تھا کہ صرف مجھے نیند آ رہی ہے لیکن باقی لوگ بھی میں دائیں بائیں دیکھ رہا تھا تو وہ بھی بعض دفعہ اونگھ جاتے تھے۔اس لیے تازہ رکھنے کے لیے ہوا کا نظام ہونا چاہیے۔

ارجنٹائن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ مارینہ پلازا (Mariana Plaza) صاحبہ ارجنٹائن کی یوکے میں سفیر ہیں۔ جلسہ میں انہوں نے پہلی مرتبہ شرکت کی۔موصوفہ جلسہ کے ماحول اور تقریب سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ انہوں نے جلسہ کے بعد ارجنٹائن سفارت خانے میں ایک باقاعدہ ریسپشن کا انتظام کیا جس میں موصوفہ نے لیٹن (Latin) امریکہ سے جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں کو دعوت دی۔اس ریسپشن کے دوران ارجنٹائن سفیر نے بیان کیا کہ وہ بالخصوص ان حکومتی غیر از جماعت مہمانوں کا شکریہ ادا کرتی ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شرکت کی اور اس طرح جماعت کے پیغام کو پروموٹ کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔موصوفہ نے کہا کہ بالعموم مذہبی تنظیمیں ڈپلومیٹس یا سیاستدانوں کو خصوصی external تقریبات کے لیے صرف مدعو کرتی ہیں اور تقریب کے مخصوص حصہ میں دعوت دے کر پھر الوداع کر دیتے ہیں لیکن اس کے برعکس یہ بہت غیر معمولی اور قابلِ تعریف امر ہے کہ آپ کی جماعت نے ہم سب غیر از جماعت مہمانوں سے کوئی پردہ نہیں رکھا۔اس کا یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ کا کوئی خفیہ ایجنڈا نہیں ہے بلکہ آپ کی تمام تعلیمات عیاں ہیں اور جو تعلیمات آپ غیروں کو پیش کرتے ہیں وہ آپ کے اپنے اندر اندرونی عقائد اور ایجنڈے سے عین مطابقت رکھتی ہیں۔

برازیل سے ایک اخبار کی ایڈیٹر جیکولینی (Jaqueline) صاحبہ شامل ہوئیں، خاتون ہیں۔کہتی ہیں کہ میں اس عظیم الشان جلسہ سے ہر لحاظ سے بہت متاثر ہوئی۔خاص طور پر اس کے سٹرکچر اور مختلف ممالک سے بڑی تعداد میں جو لوگ شامل ہوئے ان کا آپس میں بڑی محبت اور پیار کے ساتھ رہنا، تمام انتظامات سے جنہوں نے اس بات کو یقینی بنایا کہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔امن اتحاد اور محبت کی فضا سے مجھے بہت خوشی ہوئی اور امام جماعت کی پرحکمت باتوں نے میرے دل کو چھوا اور میرے ذہن کو صرف اچھی باتوں کے لیے کھولا۔خلیفہ وقت کی باتوں میں صرف ظاہری الفاظ ہی نہیں تھے بلکہ دل سے نکلی ہوئی مخلصانہ باتیں لگ رہی تھیں۔ اس جلسہ کے دوران محبت اور عزت کو ہر لمحے محسوس کیا۔رضا کاروں نے جس طرح دلجمعی سے کام کیا وہ یقیناً دل پر اثر کرنے والا اور قابل تعریف ہے۔

برازیل سے ہی ایک اخبار کے جرنلسٹ کہتے ہیں۔ایک غیر معمولی جلسہ تھا۔میرے دل میں جماعت احمدیہ کے لیے جو عزت اور خیر خواہی کا جذبہ تھا جلسہ کے بعد اس میں مزید اضافہ ہوا ہے۔رضا کاروں کی بے لوث خدمت نے میری توجہ کھینچ لی کہ کیسے وہ اپنے وقت، اپنی گاڑیوں اور اپنی خدمات کو مہمانوں کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ یہ بہت پیاری بات ہے۔

اٹلی کی یونیورسٹی آف فلورینس کے انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے پروفیسر روبرٹو کاتالونو (Roberto Catalano) ہیں۔وہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں مَیں اس تقریب سے حیران رہ گیا۔ یہ جلسہ دنیا بھر کی قوموں سے کئی ہزار نمائندوں کو اکٹھا کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے قابلِ ذکر اتحاد کو ظاہر کرتا ہے۔جلسہ میں ایک روحانی ماحول محسوس کیا جا سکتا ہے اور امام جماعت بھی جب کچھ بولتے ہیں تو سامعین کی مکمل خاموشی اور توجہ حیران کن ہوتی تھی۔ایک گہرا روحانی ماحول قائم ہو جاتا تھا۔ رضا کاروں کی لگن بھی اتنی متاثر کن تھی کہ ہزاروں رضا کار جن میں بچے بھی شامل ہیں بہت محنت سے کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ میں خاص طور پر ایک یادگار لمحہ عالمی بیعت کا تھا جس میں خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ یہ مقدس اور شاندار تقریب چالیس ہزار لوگوں کو ایک ساتھ جوڑتی ہے جو ان کے اجتماعی ایمان اور وابستگی کی ایک طاقتور دلیل ہے۔ کہتے ہیں خاص طور پر پاکستان میں جماعت پر مظالم اور درپیش مشکلات کے حوالے سے میری معلومات میں اضافہ ہوا۔ان مشکلات اور مصائب کے باوجود نفرت نہ کرنے کے رویّے نے مجھے متاثر کیا ہے جو آپ کے ایمان کی ایک حقیقی گواہی پیش کرتا ہے۔

روڈرگز آئی لینڈ سے وہاں کی ویمن افیئرز اور فیملی ویلفیئر کی کمشنر آگاتھے مَیرِی صاحبہ بھی آئی تھیں۔ کہتی ہیں پہلی بار اتنی بڑی تقریب میں شرکت کی جہاں سو سے زیادہ ممالک کے لوگ موجود تھے اور مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔تقریباً چوالیس ہزار شرکاء کے ساتھ یہ جلسہ میرے لیے روڈرگز جزیرے کی پوری آبادی کے جمع ہونے کے مترادف تھا۔جس چیز نے میرے دل کو پگھلا دیا وہ یہ تھی کہ جلسہ سالانہ میں شامل لوگ کتنے نظم وضبط کے ساتھ بیٹھے تھے۔ ہر کوئی مسکرا رہا تھا، ہر ایک کو سلام کر رہا تھا۔ یہ قابل تعریف ہے۔اور امام جماعت کا لجنہ سے خطاب بھی بہت معنی خیز تھا جس سے مجھے پتہ چلا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ میں خواتین کا کردار کتنا اہم ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خطاب میری پالیسی میں بھی مثبت تبدیلیاں لائے گا۔ میں نے اس جلسہ میں بہت کچھ سیکھا جو یقینی طور پر میری اور میرے اردگرد کے لوگوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلیاں لائے گا۔ میں نے ماضی میں کئی مذہبی پروگراموں میں شمولیت کی ہے لیکن میں ہمیشہ دل کی گہرائیوں سے جانتی تھی کہ میری زندگی میں کچھ روحانی پہلوؤں کی کمی ہے لیکن جلسہ وہ تقریب تھی جس کی وجہ سے میری زندگی میں جو بھی کمی تھی وہ بھی پوری ہو گئی۔

روحانی پہلوؤں میں کمی کا یہ اظہار بھی بہت سارے لوگوں نے کیا ہے اور ہمیں یہاں بہتر حالات ملے۔

ٹیمو اینڈرسن ہوئس (Temu Anderson Hoyce) صاحب ہیں۔تنزانیہ کی طرف سے اقوام متحدہ جنیوا میں بطور سفیر متعین ہیں، کہتی ہیں کہ میں نے یہاں پر آ کر محبت اور مسکراہٹوں کو پایا اور ان دنوں کہیں بھی نفرت دیکھنے کو نہیں ملی۔مستورات کے اجلاس کی کارروائی بہت معلوماتی اور متاثر کن تھی۔ میں نے جلسہ پر جو نمائشیں دیکھیں وہ بھی بہت خوبصورت تھیں جن میں جماعت کے بانی اور بزرگان کا نہایت عمدہ تعارف کروایا گیا۔اس مضبوط جماعت کے بانی اور ہیروز کی تاریخ کو خوبصورتی سے پیش کیا گیا۔ جماعت احمدیہ نے بہت سے لوگوں کی زندگیوں کو نمایاں طور پر بدل دیا ہے جن میں میرا پیارا ملک تنزانیہ بھی شامل ہے۔اس جلسہ نے انسانی ہمدردی اور محبت کے ساتھ زندگی جینے اور بغیر کسی نفرت کے اس کی قدر کرنے کا موقع دیا۔

سیرالیون کے ایک مہمان جسٹس آئیون سیسے (Ivan Sesay) کہتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے تین دن امن، روحانی ترقی اور عالمی یکجہتی کے دن تھے۔ جلسہ کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ رنگ ونسل کا کوئی امتیاز نہیں تھا۔تمام لوگ ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کام کر رہے تھے۔ ہر کوئی اپنی مجوزہ ڈیوٹی بخوبی انجام دے رہا تھا چاہے وہ بچے ہوں یا کوئی اَور۔ میں یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا۔مقررین بشمول بڑے عمائدین علماء نے گہری بصیرت اور متاثر کن پیغامات دیے جو ہر کسی کے دل میں گھر کر گئے۔ مجھے خاص طور پر امن اتحاد اور افہام وتفہیم پر زور دینے کی تعلیم نے بہت متاثر کیا ہے۔ بے شمار سرگرمیاں اور نمائشیں بھی تھیں جنہوں نے جلسہ کو پررونق بنا دیا۔ تعلیمی نمائشیں اچھی طرح پیش کی گئیں جو تاریخی اور ثقافتی بصیرت پیش کرتی تھیں۔ پھر کہتے ہیں کہ مجھے مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملنے اور بات چیت کرنے کے بے شمار مواقع ملے جس سے اتحاد اور بھائی چارے کے جذبات کو فروغ ملا۔ پھر کہتے ہیں میرے لیے ایک اہم لمحہ وہ کلیدی تقریر تھی جس میں امام جماعت نے انسانیت کی ہمدردی اور خدمت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ سوشل میڈیا یا

الیکٹرانک نیٹ ورکس کے درمیان اپنے بچوں کے لیے والدین کے کردار اور نگرانی نہ کرنے کی صورت میں بچوں پر پڑنے والے منفی اثرات پر ان کا زور ہمارے والدین کے لیے بھی مشعل راہ اور متاثر کن تھا۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ کے انتظامات تقاریر اور افراد جماعت کی خدمت میری توقعات سے کہیں بڑھ کر تھیں۔

قازقستان سے ایک مہمان گل سائیراں مینگالی صاحبہ ہیں، کہتی ہیں: میں پہلی مرتبہ اتنے عظیم مذہبی جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ بطور سابقہ سیاستدان مجھے تجربہ ہے کہ اتنے وسیع انتظام کے لیے کتنے اخراجات ہوتے ہیں اور اس اعلیٰ سطح کے انتظام کے لیے کتنی پلاننگ اور کتنے لوگوں کی انتھک محنت لگی ہوگی اور میں اس بات سے بہت متاثر ہوں کہ تمام کارکنان ہر شعبہ میں بہت جذبے اور خوشی سے کام کررہے تھے۔ ہر کارکن انتھک محنت کرنے کے باوجود مہمانوں سے محبت، عزت اور پیار سے پیش آرہا تھا۔ کہتی ہیں لیکن جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ خلیفہ وقت کے خطابات تھے۔ ان خطابات میں بظاہر عام روزمرہ کی زندگی میں کام آنے والی اخلاقیات کی باتیں تھیں مگر ان کے پیچھے ایک بہت وسیع اور گہرا مضمون تھا۔

جو بات مجھے سب سے زیادہ پسند آئی وہ یہ تھی کہ انہوں نے بچوں کی تربیت پر سوشل میڈیا کا بداثر بہت واضح اور صریح طور پر بیان فرمایا۔ اس بات سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے اور اب میں اس کو اپنی زندگی میں لاگو کرنے کی کوشش کروں گی کہ جب میں اپنے پوتے پوتیوں سے بات کروں گی تو ان کو سمجھاؤں گی کہ ہمیں اپنی زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش میں اپنی اخلاقیات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔

یہاں سے اتنی متاثر تھیں کہ کہتی ہیں اس دفعہ تو میں بطور مہمان آئی تھی مگر مجھے پورا یقین ہے کہ میں عنقریب اس جماعت میں شامل ہو جاؤں گی کیونکہ میں نے اس جلسہ میں جو باتیں سنی ہیں وہ مجھے پسند آئی ہیں۔

ملک بیلیز سے آنے والے مہمان کاشُ سَانکُوفا صاحب کہتے ہیں۔ کوئی کیسے انکار کرسکتا ہے کہ احمدیت حقیقی اسلام نہیں ہے۔ میرے تمام شکوک وشبہات اور سوالات کے جواب مل گئے ہیں۔ جب میں انہیں دیکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت کی جاتی ہے۔ احمدیت ایک بہت بڑا مضبوط درخت ہے جس کی بہت سی پھلدار شاخیں ہیں۔

سپین کی ایک مہمان آمَالیہ (Amalia) یہ یونیورسٹی آف قرطبہ کی ہیں۔ لکھتی ہیں کہ بطور پروفیسر سائیکالوجی میں نے آپ کے تجربات کو جاننے میں بہت دلچسپی رکھی۔ میں نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور ان لمحوں کو مشاہدہ کیا اور اپنے دماغ میں محفوظ کرلیا جو میری یادوں کا حصہ بنیں گے اور جنہیں میں بہت محبت کے ساتھ یاد رکھوں گی۔ مجھے اس جلسہ کے تنوّع اور اس کی وسعت اور ہر کونے میں جو امن اور ہم آہنگی محسوس ہوتی ہے اس نے بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔

کوسوو کی ایک یونیورسٹی کے فزکس کے پروفیسر ہیں آربیئر زِیکراج (Arber Zeqiraj)۔ کہتے ہیں میں پہلی دفعہ برطانیہ کے جلسہ میں شامل ہوا اور خلیفہ وقت کے خطبات جمعہ سننے کے بعد یہ بات دیکھنے میں آئی کہ سارا ماحول ایک دم سے بہتر ہو گیا ہے۔ کارکنان اور مہمانوں کے درمیان ظاہری طور پر محبت اور الفت کے جذبات ایک دوسرے کے لیے نظر آرہے تھے۔ مسکراتے چہرے اور السلام علیکم کی آوازیں ہر طرف سنائی دی جارہی تھیں۔ ایسے ماحول کو جنّت سے مشابہت دی جاسکتی ہے۔ اگر اتنے بڑے مجمع میں ایسا ماحول پیدا کیا جاسکتا ہے تو بعید نہیں کہ پوری دنیا میں ایسا ماحول بنایا جاسکے لیکن صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو یہ کام کرسکتی ہے۔ جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ یہ تھا کہ اگر کارکن کسی مجبوری کے باعث نہ بھی کہتے تو فوراً اس کا حل بھی پیش کردیتے تھے تاکہ مہمان کا ہر طرح خیال رکھا جاسکے۔ کہتے ہیں تقریب بیعت کو دیکھ کر بہت حیران ہوں کہ کس طرح مختلف اقوام کے لوگ ایک ہاتھ پر اکٹھے ہوتے ہیں گویا کہ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہوں۔

یوراگوئے سے آئی ہوئی ایک غیر از جماعت جرنلسٹ ہیں۔ کہتی ہیں جلسہ میں شرکت سے پہلے مجھے بہت سی توقّعات اور بہت سے تعصّبات تھے۔ یوراگوئے میں میرے پراجیکٹ کے لیے اسلام کو قریب سے جاننا اور خاص طور پر اس کام کو جاننا ضروری تھا جو آپ کی کمیونٹی کررہی ہے۔ پہلے دن کی تقریر جہاں خلیفہ نے مہمان نوازی کی بات کی وہ خاص طور پر متاثر کن تھی۔ ایک مہمان کے طور پر میں سمجھتی ہوں کہ شاید ہم مہمان کسی بین المذاہب پیغام کی توقع کررہے تھے لیکن یہ پیغام کمیونٹی کو مخاطب کرکے دیے گئے تھے۔ کہتی ہیں مَیں نے خدا کی بڑائی اور مسلسل تعریف کے ماحول میں بہت آرام محسوس کیا۔ پھر کہتی ہیں کہ میں نے احمدیہ مسلم کمیونٹی کے اندر مختلف ثقافتوں کے بارے میں بہت کچھ سیکھا اور اس سے میرے بہت سے تعصّبات ختم ہو گئے۔ پھر کہتی ہیں مجھے خواتین کی طرف سے کچھ ریکارڈ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں کوئی خطرہ یا حرج نہیں ہے۔ اگر تو ان کی مراد تصویروں سے ہے تو خیر وہ اچھا کیا کہ نہیں دی۔ اس کے علاوہ تو ریکارڈ کرسکتی ہیں۔ ریکارڈنگ بعد میں بھی لے سکتی ہیں جو وہ چاہتی ہیں۔ بہرحال یہ تو جو وہاں سے آئے ہوئے مربی ہیں وہ ان کو سمجھا سکتے ہیں۔ پھر کہتی ہیں کہ کوئی حرج نہیں تھا کہ اگر اجازت دی جاتی تو ہم اپنے ملک میں پھیلانے کے لیے بہتر مواد بنا سکتے تھے۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کا میری روحانی زندگی پر خاصا اثر پڑا ہے۔ میرے لیے سب سے یادگار لمحہ مردوں کو اللہ تعالیٰ سے دعا کے وقت روتے ہوئے دیکھنا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ صحافیوں کی شرکت کے انتظام کو اس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے جس سے ایونٹ کی بہتر کوریج ہوسکتی ہے۔ میرا مشورہ ہے کمیونٹی کے کاموں اور کام کرنے کے طریقہ کار کو دنیا کے سامنے زیادہ پھیلایا جائے۔

پولینڈ سے ایک خاتون مہمان اینا پیتروسکا صاحبہ شامل ہوئیں۔ وہ کسٹمر سپورٹ ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتی ہیں۔ کہتی ہیں مَیں خدا پر یقین رکھتی ہوں لیکن اپنے آپ کو کسی بھی مذہب کا حصہ نہیں سمجھتی۔ میرا جماعت کے ساتھ ایک احمدی کے ذریعہ تعارف ہوا جو کہ میرے ساتھ کام کرتا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ اپنی جماعت پر بڑا فخر کرتا ہے اور اس کے متعلق دوسروں کو بتاتا رہتا ہے۔ چنانچہ مجھے بھی جماعت احمدیہ کے بارے میں کچھ مواد اور ویب سائٹ کا لنک ملا۔ پھر کہتی ہیں کچھ مطالعہ کے بعد میں نے جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ میں نے جلسہ کے اعتبار سے اپنا لباس اور سکارف بھی خریدا۔ جب میں نے جلسہ کی طرف سفر شروع کیا تو میرے جذبات ملے جلے تھے۔ تھوڑا ڈری ہوئی بھی تھی۔ پھر کہتی ہیں جلسہ کے پہلے دن جلسہ گاہ میں مجھے علم نہیں تھا کہ کون سا راستہ اختیار کرنا ہے۔ اس دوران ایک لڑکی نے بغیر میرے پوچھے مدد کی پیش کش کی جس نے مجھے بہت حیران کیا۔ جلسہ گاہ پہنچتے ہی اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرنے لگی باوجودیکہ وہاں اتنی بڑی تعداد میں لوگ تھے لیکن میں نے کوئی اوپرا پَن محسوس نہیں کیا۔ جلسہ کے موقع پر مختلف خطابات بالخصوص امام جماعت کے خطبات نے میرا جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلق مضبوط کردیا ہے۔ میرے لیے سب سے یادگار لجنہ کا خطاب تھا جس میں راہنمائی تھی کہ بچوں کو کیسے پروان چڑھانا ہے۔ خطاب کے دوران میں اپنے بچوں کے بارے میں سوچتی رہی کہ امام جماعت نے خطاب کے دوران جن اقدار کا ذکر کیا میں اس سے مکمل اتفاق کرتی ہوں اور سب کو انتہائی اہم اور قابل ذکر سمجھتی ہوں۔

کوسوو یونیورسٹی پرِشٹینا (Prishtina) کے پروفیسر ہیں۔ وہ تاثرات بیان کرتے ہیں کہ پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوا۔ مجھے ہر جگہ پیار اور محبت دیکھنے کو ملی۔ یہ جلسہ میرے نزدیک انتہائی کامیاب رہا خاص طور پر جو نمائشیں تھیں۔ کہتے ہیں ہم کوسوو سے ہیں اور جماعت کی دنیا بھر میں جو مخالفت ہے اس کو سن کر بہت تکلیف ہوئی۔ امام جماعت کے اختتامی خطاب نے مجھے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اسلام احمدیت کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔ اور میرے سوالوں کے جوابات مجھے مل گئے۔ میں کوسوو جا کر ضرور ان لوگوں کو جو جماعت احمدیہ کے عقائد کے خلاف بات کرتے ہیں جوابات دوں گا۔

پھر ہالینڈ کے ایک مہمان مسٹر چرک فان (Churk Van) کہتے ہیں کہ احمدیہ کمیونٹی کی مہمان نوازی اور ہزاروں افراد کی رضا کارانہ کوششوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ سب کے لیے احترام، محبت اور امن کا ماحول تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ پھر امام جماعت سے ملاقات بھی میری ہوئی۔ بڑا اچھا تجربہ تھا اور انہوں نے نہ صرف ہمارے سے ملاقات کی بلکہ اسلام کے بارے میں احمدی اور غیر مسلم دونوں کے سوالات کے جواب دینے کے لیے وقت بھی نکالا اور مجھے اس کا بڑا فائدہ ہوا۔ کہتے ہیں ان باتوں نے میرے دل میں گھر کرلیا ہے اور بغیر کسی اکتاہٹ کے انہوں نے تسلی کے ساتھ ہماری باتیں سنیں اور ہمیں جواب دیے۔

تو یہ چند تاثرات تھے جو میں نے بیان کیے۔ جلسہ سالانہ کے نتیجہ میں جو بیعتوں کی رپورٹ ہے وہ اس طرح ہے کہ جلسہ کے پروگرام دیکھ کے گنی بساؤ کے ایک گاؤں کے نمبردار کی پچاسی افراد کے ساتھ بیعت ہوئی۔ تنزانیہ میں ایک گاؤں کے امام مسجد کی بیعت ہوئی۔ نائیجر میں ایک مدرسے کی معلّمہ کی بیعت ہوئی۔ کانگو برازاویل میں دوران جلسہ بارہ افراد نے بیعت کی۔ گنی بساؤ کے مبلغ لکھتے ہیں گنی بساؤ میں ایک جگہ سَارِے کُوچِہ کے نمبردار جماعت کے شدید مخالف تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر انہوں نے جلسہ کی کارروائی اور میرے خطابات سنے۔ ان کو دعوت دی گئی تھی کہ آ کے سن لیں۔ کہتے ہیں یہ خطاب سننے کے بعد انہوں نے کہا کہ آپ کے خلیفہ اور بانی جماعت احمدیہ تو سچے عاشق رسولؐ ہیں اور ہمیں ہمیشہ یہی بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم نہیں کرتی اور اپنا نبی بنایا ہوا ہے مگر آپ کے امام کا خطاب سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ کی جماعت ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صادق جماعت ہے اور انہوں نے اسی وقت اپنے ہمراہ پچاسی لوگوں کے ساتھ احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ جو مخالف تھے وہ جلسہ سن کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ اللہ کرے کہ پاکستانی مولویوں کو بھی عقل آئے۔

تنزانیہ میں ایک گاؤں اُبُوجَا کے امام مسجد بیان کرتے ہیں کہ میں ایم ٹی اے پر جلسہ سالانہ کے مناظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ یہ منظر بہت متاثر کن تھا۔ بیعت کے دوران بہت ہی جذباتی لمحات تھے اور میں حیران تھا کہ ہر کوئی ایک امام کے پیچھے الفاظ کو دُہرا رہا تھا اور پھر دعا کررہا تھا۔ ان مناظر نے مجھے مکمل طور پر بدل دیا اور مجھ پر گہرا اثر ڈالا۔ انشاء اللہ میں زندگی بھر اس جماعت کا حصہ بنا رہوں گا۔ میں ایک سنّی مسجد میں امام تھا لیکن اب میں دل سے احمدی ہوں اور مکمل طور پر بدل چکا ہوں۔

شعبہ تبلیغ یوکے کی رپورٹ یہ ہے کہ جلسہ کے دوران یوکے سے تعلق رکھنے والے بائیس احباب کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ ان میں دو برٹش ہیں، دو نائیجیرین ہیں، گیارہ پاکستانی ہیں، ایک رومانی ہے، پانچ عرب ہیں اور ایک بنگالی۔ جلسہ کے موقع پر تقریباً ایک ہزار کے قریب غیر احمدی مہمان شامل ہوئے جلسہ کے دوران مختلف تبلیغی سیشنز کا انعقاد کیا گیا جن میں سوال و جواب کی مجالس بھی شامل تھیں اور اس میں مختلف لوگوں نے اپنے تاثرات بھی دیے۔ ایم ٹی اے افریقہ کے تحت چودہ سے زائد نیشنل ٹی وی چینلز نے میرے خطابات نشر کیے۔ عالمی بیعت کی تقریب بھی لائیو نشر کی گئی جسے کئی ملین لوگوں نے دیکھا۔ افریقہ کے جو نئے چینل شامل ہوئے ان میں ملاوی کا نیشنل ٹی وی چینل، بینن میں کینال پلس ٹی وی چینل، گیمبیا، گھانا، یوگنڈا، لائبیریا اور سیرالیون کے حکومتی چینلز ہیں۔ تقریباً تیس ملین سے زائد لوگ ان چینلز کو دیکھتے ہیں۔ چودہ مختلف ٹیلیویژن کے جرنلسٹ جلسہ میں شامل ہوئے اور ستاون رپورٹس نشر ہوئیں۔ ان رپورٹس کی پہنچ پچپن ملین سے زائد لوگوں تک ہے۔ سینیگال میں جلسہ سننے کے لیے مشن ہاؤس میں انتظام کیا گیا۔ ایک امام جو کالج میں قرآن و حدیث اور فقہ کے لیکچرر ہیں وہ جلسہ ختم ہونے کے بعد کہنے لگے کہ میں آج اپنے آپ کو خوش نصیب تصور کررہا ہوں کیونکہ آج مجھے امام مہدی کے خلیفہ کو براہ راست دیکھنے اور ان کا خطاب سننے کا موقع ملا۔ مجھے اس سے پہلے جماعت احمدیہ کے حوالے سے بہت شبہات تھے کہ احمدی نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کمی کرتے ہیں لیکن آج کی خلیفۃ المسیح کی تقریر سن کر میرے اس بارے میں تمام شبہات دُور ہو گئے ہیں اور آج کی تقریر سن کر میں برملا کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بے پناہ اخلاص و محبت کرنے والی ہے اور ساری دنیا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کا درس دیتی ہے۔

آن لائن کوریج کے بارے میں یہ رپورٹ ہے کہ گذشتہ سال ان کی تعداد اکتالیس تھی اس سال انچاس ویب سائٹس ہوئیں جن کو پڑھنے والوں کی تعداد پندرہ ملین بتائی جاتی ہے۔ پرنٹ کوریج مضامین کی تعداد چودہ ہے۔ ان اخبارات کے قارئین کی تعداد پانچ ملین بتائی جاتی ہے۔ مختلف ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے انیس خبریں نشر ہوئیں۔ دیکھنے والوں کی تعداد دس ملین بتائی جاتی ہے اور مختلف ریڈیو سٹیشنز پر کُل چوبیس خبریں نشر ہوئیں ان کو سننے والوں کی تعداد بھی دس ملین ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اندازاً چھیالیس ملین سے زائد لوگوں نے جلسہ سالانہ کی خبر دیکھی اور سنی اور اگلے چند دنوں میں کہتے ہیں کہ مزید کوریج کی بھی توقع ہے اور کافی بڑے بڑے ریڈیو چینلز ایل بی سی، بی بی سی ریڈیو Solent، بی بی سی ساؤتھ ٹوڈے اور ڈیلی ایکسپریس وغیرہ مختلف لوگوں نے خبریں شائع کیں۔ اسی طرح نمائش سے بھی بہت سارے لوگ۔ مَیں نے بیان بھی کیا تھا مخزنِ تصاویر کی نمائش ہے، ہسٹری دیکھ کے، دوسری نمائشیں دیکھ کے لوگ بڑے متاثر ہوئے ہیں۔ یہ سب نمائشیں بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ بنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جلسہ اپنوں کے لیے تربیت اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنا ہے وہاں غیروں کو بھی اسلام کی تعلیم کے سمجھنے اور انہیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بنا ہے۔ پس اس کے لیے جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکنا چاہیے، اس کا شکرگزار ہونا چاہیے وہاں اس عہد پر بھی قائم رہنا چاہیے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پہنچانے کے لیے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۲۳/اگست ۲۰۲۴ء صفحہ ۱ تا ۸)

☆......☆......☆

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

بقیہ بنو قریظہ کا واقعہ اور غیر مسلم مؤرخین

پھر یہ بات بھی خصوصیت کے ساتھ مدنظر رکھنی چاہئے کہ بنوقریظہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صرف حلیف اور معاہد ہی نہیں تھے بلکہ وہ اپنے ابتدائی معاہدہ کی رو سے مدینہ میں آپ کی حکومت کو تسلیم کر چکے تھے یا کم از کم آپ کی سوورینیٹی (sovereignty) کو انہوں نے قبول کیا تھا۔ پس ان کی حیثیت صرف ایک غدار حلیف یا معمولی دشمن کی نہیں تھی بلکہ وہ یقینا باغی بھی تھے اور باغی بھی نہایت خطرناک قسم کے باغی۔ اور باغی کی سزا خصوصاً جنگ کے ایام میں سوائے قتل کے کوئی اور نہیں سمجھی گئی۔ اگر باغی کو بھی انتہائی سزا نہ دی جاوے تو نظام حکومت بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور شریر اور مفسدہ پرداز لوگوں کو ایسی جرأت حاصل ہوجاتی ہے جو امن عامہ اور رفاہ عام کے لئے سخت مہلک ثابت ہوتی ہے اور یقینا ایسے حالات میں باغی پر رحم کرنا دراصل ملک پر اور ملک کے امن پسند لوگوں پر ظلم کے ہم معنی ہوتا ہے۔ چنانچہ تمام متمدن حکومتیں اس وقت تک ایسے باغیوں کو خواہ وہ مرد ہوں یا عورت قتل کی سزا دیتی چلی آئی ہیں اور کسی عقلمند انسان نے کبھی ان پر اعتراض نہیں کیا۔ پس سعدؓ کا فیصلہ بالکل منصفانہ اور عدل وانصاف کے قواعد کے بالکل مطابق تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بوجہ اپنے عہد کے اس فیصلہ کے متعلق رحم کے پہلو کو کام میں نہیں لاسکتے تھے سوائے افراد کے اور اس کے لئے آپ نے ہر ممکن کوشش کی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہود نے اس شرم سے کہ انہوں نے آپ کو جج ماننے سے انکار کردیا تھا آپ کی طرف رحم کی اپیل کی صورت میں زیادہ رجوع نہیں کیا۔ اور ظاہر ہے کہ بغیر اپیل ہونے کے آپ رحم نہیں کرسکتے تھے کیونکہ جو باغی اپنے جرم پر ندامت کا اظہار بھی نہیں کرتا اسے خود بخود چھوڑ دینا سیاسی طور پر نہایت خطرناک نتائج پیدا کرسکتا ہے۔

ایک اور بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ جو معاہدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور یہود کے درمیان ابتداء میں ہوا تھا اس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر یہود کے متعلق کوئی امر قابل تصفیہ پیدا ہوگا تو اس کا فیصلہ خود انہیں کی شریعت کے ماتحت کیا جائے گا۔ چنانچہ تاریخ سے پتا لگتا ہے کہ اس معاہدہ کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ یہود کے متعلق شریعت موسوی کے مطابق فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔ اب ہم تورات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو وہاں اس قسم کے جرم کی سزا جس کے مرتکب بنوقریظہ ہوئے بعینہٖ وہی لکھی ہوئی پاتے ہیں جو سعد بن معاذ نے بنوقریظہ پر جاری کی۔

چنانچہ بائیبل میں یہ خدائی حکم درج ہے کہ:

”اور جب تو کسی شہر کے پاس اس سے لڑنے کے لئے آپہنچے تو پہلے اس سے صلح کا پیغام کر، تب یوں ہوگا کہ اگر وہ تجھے جواب دے کہ صلح منظور اور دروازہ تیرے لئے کھول دے تو ساری خلق جو اس شہر میں پائی جاوے تیری خراج گزار ہوگی اور تیری خدمت کرے گی اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے جنگ کرے تو اس کا محاصرہ کر اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضے میں کردیوے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر مگر عورتوں اور لڑکوں اور مواشی کو اور جو کچھ اس شہر میں ہو اس کا سارا لوٹ اپنے لئے لے۔“

یہودی شریعت کا یہ حکم محض ایک کاغذی حکم نہیں تھا جس پر کبھی عمل نہ کیا گیا ہو بلکہ بنواسرائیل کا ہمیشہ اسی پر عمل رہا ہے اور یہودی قضیئے ہمیشہ اسی اصل کے ماتحت تصفیہ پاتے رہے ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو:

”اور انہوں نے (یعنی بنواسرائیل نے) مدیانیوں سے لڑائی کی جیسا خداوند نے موسیٰ کو فرمایا تھا اور سارے مردوں کو قتل کیا۔ اور انہوں نے ان مقتولوں کے سوا آدمی اور الرقم اور صور اور حور اور ربع کو جو مدیان کے پانچ بادشاہ تھے جان سے مارا اور بعود کے بیٹے بلعام کو بھی تلوار سے قتل کیا اور بنی اسرائیل نے مدیان کی عورتوں اور ان کے بچوں کو اسیر کیا اور ان کے مواشی اور بھیڑ بکری اور مال واسباب سب کچھ لوٹ لیا......اور انہوں نے سارا مالِ غنیمت اور سارے اسیر انسان اور حیوان لئے اور وے قیدی اور غنیمت اور لوٹ موسیٰ اور الیعزر کاہن اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے پاس خیمہ گاہ میں مواب کے میدانوں میں یردن کے کنارے جو یریحو کے مقابل ہے، لائے۔“

حضرت مسیح ناصری کو (جو وہ بھی بنواسرائیل میں سے ہی تھے) گو اپنی زندگی میں حکومت نصیب نہیں ہوئی اور نہ جنگ وجدال کے موقعے پیش آئے جن میں ان کا طریق عمل ظاہر ہوسکتا مگر ان کے بعض فقروں سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شریر اور بدباطن دشمنوں کے متعلق ان کے کیا خیالات تھے۔ چنانچہ اپنے دشمنوں کو مخاطب کرکے حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں:

”اے سانپو! سانپوں کے بچو! تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے؟“

یعنی اے لوگو! تم زہریلے سانپوں کی طرح بن کر ہلاک کئے جانے کے قابل ہوگئے ہو لیکن مجھے یہ طاقت حاصل نہیں ہے کہ تمہیں سزا دوں مگر تم خدا سے ڈرو اور جہنم کی سزا کا ہی خیال کرکے اپنی بدکرداریوں اور شرارتوں سے باز آجاؤ۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ جب حضرت مسیح کے متبعین کو دنیا میں طاقت حاصل ہوئی تو انہوں نے حضرت مسیح کی اس تعلیم کے ماتحت کہ شریر اور بدکردار دشمن سانپوں اور بچھوؤں کی طرح ہلاک کئے جانے کے قابل ہے، جسے بھی بدکردار اور شریر سمجھا اور اپنے ارادوں میں رخنہ انداز پایا اسے ہلاک کرنے میں دریغ نہیں کیا۔ چنانچہ مسیحی اقوام کی تاریخ اس قسم کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ سعدؓ کا فیصلہ گو اپنی ذات میں سخت سمجھا جاوے مگر وہ ہرگز عدل وانصاف کے خلاف نہیں تھا اور یقینا یہود کے جرم کی نوعیت اور مسلمانوں کی حفاظت کا سوال دونو اسی کے مقتضی تھے کہ یہی فیصلہ ہوتا اور پھر یہ فیصلہ بھی یہودی شریعت کے عین مطابق تھا بلکہ اس ابتدائی معاہدہ کے لحاظ سے ضروری تھا کہ ایسا ہی ہوتا کیونکہ اس کی رو سے مسلمان اس بات کے پابند تھے کہ یہود کے متعلق انہی کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں۔ مگر جو کچھ بھی تھا یہ فیصلہ سعدؓ بن معاذ کا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نہیں تھا۔ اور سعدؓ پر ہی اس کی پہلی اور آخری ذمہ واری عائد ہوتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تعلق بحیثیت صدر حکومت کے اس سے صرف اس قدر تھا کہ آپ اس فیصلہ کو اپنی حکومت کے انتظام کے ماتحت جاری فرماویں۔ اور یہ بتایا جاچکا ہے کہ آپ نے اسے ایسے رنگ میں جاری فرمایا جو موجودہ زمانہ کی مہذب سے مہذب اور رحم دل سے رحم دل حکومت کے لئے بھی ایک بہترین نمونہ سمجھا جاسکتا ہے۔

انصار کے رئیس اعظم کی وفات اور نعماء جنت کی حقیقت

حضرت سعدؓ بن معاذ رئیس قبیلہ اوس کی کلائی میں جو زخم غزوۂ خندق کے موقع پر آیا تھا وہ باوجود بہت علاج معالجہ کے اچھا ہونے میں نہیں آتا تھا۔ اور مندمل ہو ہو کر پھر کھل کھل جاتا تھا۔ چونکہ وہ ایک بہت مخلص صحابی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کی تیمارداری کا خاص خیال تھا اس لئے آپ نے غزوہ خندق کی واپسی پر ان کے متعلق ہدایت فرمائی تھی کہ انہیں مسجد کے صحن میں ایک خیمہ میں رکھا جاوے تا آپ آسانی کے ساتھ ان کی تیمارداری فرماسکیں۔ چنانچہ انہیں ایک مسلمان عورت رفیدہ نامی کے خیمہ میں رکھا گیا جو بیماروں کی تیمارداری اور نرسنگ میں مہارت رکھتی تھی اور عموماً مسجد کے صحن میں خیمہ لگا کر مسلمان زخمیوں کا علاج کیا کرتی تھی۔ مگر باوجود اس غیر معمولی توجہ کے سعدؓ کی حالت روبہ اصلاح نہ ہوئی اور اسی دوران میں بنوقریظہ کا واقعہ پیش آگیا جس کی وجہ سے سعدؓ کو غیر معمولی مشقت اور کوفت برداشت کرنی پڑی اور ان کی کمزوری بہت بڑھ گئی۔ انہی ایام میں ایک رات سعدؓ نے نہایت گریہ وزاری سے یہ دعا کی کہ

”اے میرے مولا تو جانتا ہے کہ میرے دل میں یہ خواہش کس طرح بھری ہوئی ہے کہ اس قوم کے مقابل میں تیرے دین کی حفاظت کے لئے جہاد کروں جس نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور اسے اس کے وطن سے نکال دیا۔ اے میرے آقا! میرے خیال میں اب ہمارے اور قریش کے درمیان لڑائی کا خاتمہ ہوچکا ہے، لیکن اگر تیرے علم میں کوئی جنگ ابھی باقی ہے تو مجھے اتنی مہلت دے کہ میں تیرے رستے میں ان کے ساتھ جہاد کروں، لیکن اگر ان کے ساتھ ہماری جنگ ختم ہوچکی ہے تو مجھے اب زندگی کی تمنا نہیں ہے مجھے اس شہادت کی موت مرنے دے۔“ لکھا ہے کہ اسی رات سعدؓ کا زخم کھل گیا اور اس قدر خون بہا کہ خیمے سے باہر نکل آیا اور لوگ گھبرا کر خیمہ کے اندر ہوگئے تو سعدؓ کی حالت دگرگوں تھی آخر اسی حالت میں سعدؓ نے جان دے دی۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 611 تا 613، مطبوعہ قادیان 2006)

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

دیا جلا کر روشنی کا انتظام کرلے تو یہ جائز ہوگا۔

دہم: شرک کی دسویں قسم یہ ہے کہ خواہ عمل نہ ہو مگر دل میں محبت، ادب، خوف اور اُمید کے جذبات اور لوگوں کے متعلق خدا تعالیٰ سے زیادہ یا اُس کے برابر رکھے جائیں۔

کامل موحد وہی ہے جو شرک کی ان تمام اقسام سے بچے اور اللہ تعالیٰ کی احدیت پر سچّے دل سے ایمان لائے۔ حق یہ ہے کہ شرک انسان کا نقطۂ نگاہ بہت ہی محدود کردیتا ہے اور اس کی ہمت کو گرا دیتا ہے اور اس کے مقصد کو ادنیٰ کردیتا ہے۔ مشرک انسان یہ خیال کرتا ہے کہ وہ براہ راست خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور اُسے کسی واسطہ کی ضرورت ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور انسانوں کے درمیان کوئی واسطہ نہیں رکھا اور سب انسانوں کے لئے اُس نے اپنے قرب کے دروازے کھلے رکھے ہیں جو چاہے اُن میں داخل ہوجائے۔ بے شک ایک دنیوی بادشاہ کیلئے سب رعایا سے تعلق رکھنا ممکن نہیں ہوتا مگر خدا تعالیٰ کی طاقتیں محدود نہیں ہیں۔ اُس کی طاقت اور قدرت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ سب سے براہِ راست تعلق رکھے اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 44، مطبوعہ قادیان 2010)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے

(نسائی باب الترغیب فی السواک)

طالب دُعا : نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو،
وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا

(ملفوظات، جلد اول صفحہ 10، مطبوعہ 2018 قادیان)

طالب دعا : سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدرآباد، صوبہ تلنگانہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا ✡ نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دِینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا ✡ کوئی دِکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

طالب دُعا : سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رضی اللہ عنہ)

{1552} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ میاں فضل محمد صاحب دکاندار محلہ دارالفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دن کا ذکر ہے حضور اپنی عادت کے طور پر سیر کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے۔ بہت دوست باہر دروازہ پر حضور کا انتظار کر رہے تھے۔ اس روز حضور موضع بھینی کی طرف تشریف لے چلے۔ جب ایک چھپڑ پر جو قصبہ قادیان کے متصل برلب راہ موضع بھینی کی جانب ہے اس کے کنارے پر ایک بڑا بڑھ کا درخت تھا حضور اس کے نیچے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اس چھپڑ کا پانی اچھا نہیں ہے اس سے وضو کر کے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ چنانچہ میں نے کئی دفعہ دوستوں کو وہاں سے وضو کرنے سے روکا تھا اور وہ دوست مجھے مخول کرتے تھے۔ اس روز وہ دوست بھی وہاں ہی تھے انہوں نے اپنے کانوں سے سنا کہ حضور نے اس چھپڑ کے پانی سے وضو کرنا اور اس کو استعمال کرنا منع فرمایا۔

{1553} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ میاں فضل محمد صاحب دکاندار محلہ دارالفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے ایک رجسٹر بنایا اور اپنی جماعت کو حکم دیا کہ اپنی اولاد یعنی بچوں، بچیوں کے نام مجھے لکھا دو تا کہ ہم اپنے طور پر جہاں چاہیں گے رشتہ کریں گے چنانچہ میں نے اپنے تین بچوں کے نام حضور اقدس کی خدمت میں لکھ کر پیش کئے چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئیں۔ حضور نے ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کے والد سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کا رشتہ ڈاکٹر اسماعیل صاحب کو دے دو اس نے صاف انکار کر دیا کہ حضور یہ بڑی عمر کے ہیں اور صاحب اولاد ہیں اس واسطے میں یہ رشتہ کرنا منظور نہیں کرتا۔

چنانچہ اس کے بعد میں نے سنا کہ حضور نے اس رجسٹر کو پھاڑ دیا اور اس خیال کو چھوڑ دیا میں نے سنا کہ اس لڑکی کا رشتہ کسی اور جگہ اس کے والد نے کر دیا اور اس لڑکی کی زندگی بڑی دکھی رہی اور دکھ میں مبتلا رہی۔

{1554} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ میاں فضل محمد صاحب دکاندار محلہ دارالفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب کہ پہلی ہی دفعہ ہمارے گاؤں میں طاعون پڑی تو ہمارے گاؤں میں سے بھی چوہے مرنے شروع ہو گئے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جمعہ کو قادیان میں ہی جمعہ پڑھا کرتا تھا اور اکثر حضور سے مل کر واپس گھر کو جاتا تھا۔ اس روز میں نے حضور سے ملنے کے وقت عرض کی۔ حضور! ہمارے گاؤں میں چوہے مرنے شروع ہو گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جھٹ باہر کھلی ہوا میں چلے جاؤ ایسے خطرہ کے وقت جگہ کو چھوڑ دینا ہی سنت ہے۔ ضرور گھر چھوڑ کر باہر چلے جاؤ۔ چنانچہ میں حضور کے حکم کے ماتحت گھر چھوڑ کر باہر چلا گیا۔ اور بہت سے لوگ گاؤں کے گھر چھوڑ کر میرے ساتھ باہر چلے گئے۔ میرا ایک چچازاد بھائی نہ گیا۔ چند دن کے بعد وہ طاعون میں مبتلا ہو کر اس دنیا سے کوچ کر گیا۔

{1555} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ میاں فضل محمد صاحب دکاندار محلہ دارالفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ شیخ حامد علی صاحب جو ابتدا ہی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں رہے تھے میری ان سے بڑی محبت تھی، بعض بعض وقت وہ میرے پاس حضور کی ابتدائی باتوں کا ذکر کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ شیخ صاحب فرمانے لگے کہ ایک دفعہ حضور نے ایک ضروری کام کے لئے مجھے افریقہ یا امریکہ ان دونوں میں سے شیخ صاحب نے کسی کا نام لیا جو مجھے اس وقت یاد نہیں ہے بھیجا۔ جب میں جہاز میں سوار ہوا تو وہ جہاز آگے چل کر خطرہ میں ہو گیا۔ یہاں تک کے لوگ چیخ و پکار کرنے لگ گئے۔ حتی کہ میرا دل بھی فکر مند ہو گیا۔ تب فوراً میرے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کا بھیجا ہوں اور اس کے کام کے واسطے جا رہا ہوں۔ پس یہ جہاز کس طرح ڈوب سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے بلند آواز سے پکارا۔ کہ اے لوگو! گھبراؤ مت۔ یہ جہاز ہر گز نہیں ڈوبے گا کیونکہ میں ایک نبی کا فرستادہ ہوں اور میں اس جہاز میں سوار ہوں اس واسطے یہ جہاز ہر گز نہیں ڈوبے گا۔ چنانچہ میں نے اُن کو بہت تسلی دی اور یہ آگے چلے گئے چنانچہ جہاز اس جگہ پہنچ گیا۔ جس جگہ مَیں نے اترنا تھا۔ اس پر میں اس جگہ اتر گیا اور جس طرف جانا تھا چلا گیا اور وہ جہاز اس جگہ سے آگے نکل گیا اور آگے جا کر غرق ہو گیا۔ جب اس جہاز کے ڈوبنے کی خبر آئی تو میرے گھر والوں نے بھی سنا کہ فلاں جہاز فلاں تاریخ کو غرق ہو گیا تو میرے گھر کے لوگ روتے پیٹتے حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچے اور رو رو کر کہنے لگے کہ فلاں جہاز جس پر حافظ حامد علی صاحب سوار تھے ڈوب گیا ہے۔ حضرت صاحب نے اس کے حال پکار کو سن کر فرمایا۔ ہاں میں نے بھی سنا ہے کہ فلاں جہاز فلاں تاریخ کو ڈوب گیا ہے اور اس میں حافظ صاحب بھی تھے۔ اور پھر خاموش ہو گئے اور کچھ جواب نہ دیا۔ چند منٹ کے بعد بلند آواز سے فرمایا ''صبر کرو حافظ حامد علی صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں جس کام کے واسطے بھیجے گئے تھے کر رہے ہیں''۔ اور سب کو تسلی دی اور گھر کو روانہ کر دیا۔

{1556} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ میاں فضل محمد صاحب دکاندار محلہ دارالفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں عید کی نماز پڑھنے کے لئے قادیان شریف آیا۔ جب نماز ادا کر چکے تو مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے، اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور! جناب نے فرمایا تھا کہ عید کے دن اللہ تعالیٰ کوئی اپنا نشان دکھاوے گا۔ اور آج عید کا دن ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ اور قلم دوات و کاغذ اپنے پاس لے لو۔ یہ حکم سن کر سب دوست بیٹھ گئے اور حضور نے کرسی پر تشریف رکھ کر عربی زبان میں خطبہ شروع کر دیا جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا۔ کچھ دوستوں نے وہ خطبہ لکھنا شروع کر دیا اور جو کچھ حضور فرماتے، لکھنے والے لکھتے جاتے۔ جب کوئی لفظ کسی کی سمجھ میں نہ آتا تو حضور پوچھنے والوں کو بمعہ جوڑ وغیرہ بتلا دیتے۔ اس وقت حضور کے مبارک منہ سے اس طرح الفاظ جاری تھے۔ کہ گویا کتاب آگے رکھی ہوئی ہے جس پر سے دیکھ کر پڑھ رہے ہیں۔ کتاب پر سے پڑھنے والے بھی کبھی رک ہی جاتے ہیں مگر حضور بالکل نہیں رکتے تھے۔ حضور کے پاس مَیں بیٹھا ہوا تھا اور حضور کی طرف میری آنکھیں لگی ہوئی تھیں۔ حضور کا رنگ اس وقت سرسوں کے پھول کی مانند تھا۔ آنکھیں بند رکھتے تھے اور کبھی کبھی کھول کر دیکھ لیا کرتے تھے۔

{1557} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ رشوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ رشوت یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے کا حق غصب کرنے کے لئے کسی کو کچھ دے۔ لیکن اگر کسی بدنیت افسر کو اپنے حقوق محفوظ کرانے کے لئے کچھ دے دے تو یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی کتے کو جو کاٹتا ہو۔ کوئی روٹی کا ٹکڑا ڈال دیا جائے۔

{1558} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بواسطہ محمد احمد صاحب بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ کرم دین سکنہ بھیں والے کے مقدمہ کی پیروی کے لئے حضرت صاحب گورداسپور یکّوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور میں حضور کے ساتھ ہوتا تھا۔ ایک دفعہ جب ہم گورداسپور سے روانہ ہونے لگے تو قریباً گیارہ بجے دن کے تھے اور سخت گرمیوں کا مہینہ تھا۔ میں حضور کے ساتھ یکے کے اندر بیٹھا۔ میں پہلے اس بات کا خیال کر لیا کرتا تھا کہ جس وقت ہم روانہ ہوں گے دھوپ کا رخ کسی طرف ہوگا اور یکہ میں سایہ کس طرف۔ پھر سائے میں حضور کو بٹھاتا۔ میں ثواب کی خاطر ایسا کرتا تھا اور سمجھتا تھا کہ حضور کو اس بات کا علم نہیں کہ میں عمداً ایسا کرتا ہوں۔ جب ہم روانہ ہوئے تو سخت گرمی اور دھوپ تھی اور یکّہ سیدھا گورداسپور سے قادیان آتا تھا۔ بٹالہ کے راستہ سے نہیں آتا تھا۔ جونہی ہم روانہ ہوئے تو بادل کا ایک ٹکڑا سورج کے سامنے آ گیا اور قادیان تک ہم پر سایہ کیا اور ٹھنڈ بھی ہو گئی۔ ہم یکّے پر سے قادیان آ کر اترے۔ تو حضور نے فرمایا۔ مفتی صاحب! اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا فضل کیا جو بادل کا سایہ ہم پر کر دیا اور بدلی ساتھ ساتھ قادیان تک ہی آ گئی۔ پھر حضور نے فرمایا کہ مفتی صاحب! اسی قسم کا ایک واقعہ پہلے بھی ہمارے ساتھ پیش آ چکا ہے جب میں والد صاحب کے ساتھ زمین کے بارہ میں مقدمہ کی پیروی کے لئے امرتسر جایا کرتا تھا۔ جب ہم (بٹالہ یا امرتسر خاکسار کو بھول گیا ہے، محمد احمد) سے روانہ ہوئے تو ہمارے ساتھ ایک ہندو بھی یکہ پر سوار ہونے والا تھا۔ تو جس طرح مفتی صاحب آپ تاڑ کر مجھے سایہ کی طرف بٹھاتے ہیں وہ بھی اسی طرح تاڑ کر جلدی سے اچھل کر خود سایے کی طرف بیٹھ گیا۔ ہم دھوپ میں ہی بیٹھ گئے اور اسے کچھ نہ کہا۔ پھر جونہی ہم روانہ ہوئے تو اسی طرح بدلی کا ٹکڑا سورج کے سامنے آ گیا اور سارے راستے میں ہم پر سایہ کیا پھر جب اترنے لگے تو ہندو نے اپنے فعل پر شرمندہ ہو کر کہا۔ آپ دھوپ میں بیٹھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر سایہ کر دیا۔ آپ کے طفیل ہم بھی آرام سے پہنچ گئے۔ خاکسار محمد احمد عرض کرتا ہے کہ جب پہلے مفتی صاحب سے یہ روایت سنی تھی اس وقت مفتی صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس ہندو کے منہ سے بے اختیار رام رام کے الفاظ نکل پڑے تھے۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ پنجم، مطبوعہ قادیان 2008)

✡✡✡✡

ارشاد باری تعالیٰ

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ

(سورۃ یونس، آیت 68)

ترجمہ : وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں تسکین پاؤ اور دن کو روشن کرنے والا بنایا۔ یقیناً اس میں ایسے لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں جو (بات) سنتے ہیں۔

طالب دعا : سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 / مئی 2015)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں، حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 31، مطبوعہ 2018 قادیان)

طالب دعا : میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

جامع پروگرام بنائیں کہ کس طرح ہم نے تبلیغ کرنی ہے، کس طرح لٹریچر تقسیم کرنا ہے، کن لوگوں کو مذہب سے دلچسپی ہے، ان تک کس طرح پہنچنا ہے
اپنی واقف کار عورتوں کے ساتھ سیمینار کریں، ان سے ذاتی تعلق پیدا کریں

نماز کی عادت ڈالیں ہر ایک میں یہ تصور پیدا ہو جانا چاہیے کہ جس طرح انسان ہوا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح روحانی زندگی میں نماز کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔

مستقل مزاجی سے لجنہ نمازیں پڑنے والی ہوں اور اپنے بچوں کی تربیت کریں ان کو نمازیں پڑھانے والی ہوں۔

سب کو اکٹھا کریں اور ایک بنائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا جو مقصد تھا دین واحد پہ جمع کرنا وہ ٹارگٹ اپنے سامنے رکھیں کہ ہم نے ایک بن کے رہنا ہے

جماعتی کام کے لئے رابطے نہ کریں ذاتی تعلق کے لئے رابطہ کریں جب آپ سے ذاتی تعلق پیدا ہو جائے گا تو ان کو پتا لگے گا
کہ یہ صرف ہمارے سے چندہ لینے کے لئے نہیں آ رہیں

مردوں کی اصلاح کرنا بھی آپ کا ہی کام ہے۔ اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ اچھے شوہر بن جائیں اور اچھے جماعت کے ممبر بنیں

یاد رکھیں کہ عورت پہ گھر کی ذمہ داری ہے بچوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے اور خاوند کا خیال رکھنے کی بھی ذمہ داری ہے۔

یہ نہیں کہ خاوند کو کہہ دے کہ میں جا رہی ہوں لجنہ کے کام تم آج روٹی پکا لینا۔ یہ نہیں ہوگا۔ پھر تو لڑائیاں ہی ہوں گی گھر میں اور لڑائیوں کو ہم نے avoid کرنا ہے

قناعت پیدا کرو اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے اگر قناعت پیدا ہو جائے تو جو فضول خرچیاں ہیں غلط قسم کی خواہشات ہیں ان میں کمی آ جاتی ہے

پہلا کام تو لڑکیوں کا یہی ہے کہ گھر کو سنبھالیں۔ اگر خاوند کہتا ہے کہ تعلیم چھوڑ دو تو بہتر یہی ہے کہ گھر میں فساد سے بچنے کے لیے تعلیم چھوڑ دو

اور اگر بچے پیدا ہو جاتے ہیں تو بچوں کی تربیت پہلا فرض ہے اگر کسی پروفیشنل تعلیم میں کوئی عورت پڑھ رہی ہے کوئی میڈیکل کر رہی ہے

جس کا فائدہ ہے دنیا کو تو بچوں کی پیدائش کے دوران میں خاوند سے اجازت لے کے اس تعلیم کو بعد میں جاری رکھ سکتی ہے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ اٹلی کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 04 ستمبر 2022ء کو نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ اٹلی سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ اٹلی نے مسجد بیت التوحید Bologna سے آن لائن شرکت کی۔

اس ملاقات کا آغاز اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا۔ ممبرات نیشنل عاملہ کو حضور انور کی خدمت میں اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرنے اور متفرق امور کی بابت حضور انور سے راہنمائی حاصل کرنے کا موقع ملا۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحبہ تبلیغ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ باقاعدہ جامع پروگرام بنائیں کہ کس طرح ہم نے تبلیغ کرنی ہے، کیا کیا چیز چاہیے، لٹریچر کتنا چاہیے، کس طرح لٹریچر تقسیم کرنا ہے، کن لوگوں کو مذہب سے دلچسپی ہے، ان تک کس طرح پہنچنا ہے اور کس طرح ان کو بلانا ہے۔ اپنی واقف کار عورتوں کے ساتھ سیمینار کریں۔ ان سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔ گھر میں بیٹھ کر صرف کھانے پکانے میں یا مردوں کی باتیں سننے میں نہ لگی رہا کریں خود بھی باہر نکلیں۔ مردوں کو کہیں ہمارا بھی کام ہے وہی کام کرنا جو تم لوگ کرتے ہو۔ تمہاری روٹی پانی کا انتظام ہم کر دیتے ہیں وہ تو کریں گے ہی۔ بچے بھی پالنا ہمارا کام ہے بچوں کی تربیت کرنا بھی ہمارا کام ہے لیکن ساتھ یہ تبلیغ کرنا بھی ہمارا کام ہے۔ بہت بڑے کام ہیں۔ دیکھیں آجکل میں مثالیں دے دیتا ہوں بعض دفعہ عورتوں کی، صحابیات کی۔ کیسے کیسے کام کر رہی تھیں تو بس اسی لیے دیتا ہوں تا کہ آپ لوگوں کے سامنے نمونے قائم ہو جائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحبہ تربیت کو نماز کی اہمیت کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ نماز کی عادت ڈالیں۔ ہر ایک میں یہ تصور پیدا ہو جانا چاہیے کہ جس طرح انسان کی جسمانی زندگی ہے، ہوا کے بغیر آپ زندہ نہیں رہ سکتے اسی طرح روحانی زندگی میں نماز کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ جتنی مرضی نیکیاں کرنے والے ہوں وہ نیکیاں عارضی ہوتی ہیں موسمی نیکیاں ہوتی ہیں کبھی ٹھنڈی ہوا چل گئی کبھی ٹھنڈا موسم آ گیا کبھی فرحت بخش موسم آ گیا پھر وہی دوبارہ گرمی وہی ہوا بند وہی حبس تو اس کا فائدہ کوئی نہیں ہوتا۔ پھر انسان بے چین ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ فائدہ تبھی ہے جب مستقل مزاجی سے آپ کی جو بھی لجنہ ہے وہ نمازیں پڑھنے والی ہوں اور اپنے بچوں کی تربیت کریں ان کو نمازیں پڑھانے والی ہوں۔ صرف خود نمازیں لجنہ نے پڑھ لیں تو وہ کافی نہیں ہیں جب تک کہ اپنی نسل کو بھی نمازوں کی عادی نہ بنا دیں۔

سیکرٹری صاحبہ نے عرض کی کہ اکثر مجالس کی رپورٹس آ جاتی ہیں لیکن جو ہماری افریقن جماعت یا عرب جماعت ہے وہاں پر کمی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا تو ٹھیک ہے ان کو بھی confidence میں لیں ان کو اعتماد میں لیں وہ بھی کمی آپ لوگوں میں ہے آپ لوگوں سے صحیح طرح رابطہ نہیں رکھتے۔ نہ آپ لوگ افریقنوں میں جا کر بیٹھتے ہیں نہ آپ عربوں میں جا کر بیٹھتے ہیں۔ ان کے نان اور ان کی حمس وغیرہ کھاتی رہیں اور ان کے ساتھ بیٹھیں اور وہاں افریقنوں کے ساتھ بیٹھ کے ان کے بانکو اور کینکے اور سموک فش اور چیزیں کھائیں ان کے ساتھ بیٹھ کے تو ان کو پتا لگے گا یہ ہم میں سے ہی ہیں نہ کوئی پاکستانی ہے نہ عرب نہ گھانین نہ افریقن ساروں نے مل جل کر رہنا ہے ایک احمدی معاشرہ قائم کریں۔ یہ بھی تربیت کا بہت بڑا کام ہے۔ ایک احمدی معاشرہ قائم کر دیں، ایک صحیح اسلامی معاشرہ قائم کر دیں جس میں کوئی قوم نہیں ہے سب ایک ہیں، مسلمان ہیں اور احمدی مسلمان ہیں۔ تو سارے مسائل حل ہو جائیں گے یہ بہت بڑا کام ہے۔ نمازوں کے ساتھ یہ بھی ایک چیلنج ہے جو آپ نے تربیت کا کرنا ہے کہ سب کو اکٹھا کریں اور ایک بنائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا جو مقصد تھا دین واحد پہ جمع کرنا وہ ٹارگٹ اپنے سامنے رکھیں کہ ہم نے ایک بن کے رہنا ہے۔ اور جہاں کمی ہے وہاں جا کے پتا کریں کیوں کمی ہے اس کمی کی وجہ ہماری کمزوری ہے یا ان کی کمزوری ہے اور جس طرف بھی کمزوری ہے اس کو دور کرنا ہے۔ یہ بھی سیکرٹری تربیت کا کام ہے اور آپ کی متعلقہ سیکرٹری تربیت جو ہیں مجلس میں ان کا کام ہے۔

ایک ممبر نیشنل عاملہ نے عرض کیا کہ کچھ ایسی لجنہ اماء اللہ ہیں جو جماعت سے تعلق نہیں رکھتیں اور جب ہم ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ ملنے سے بھی انکار کر دیتی ہیں۔ حضور انور سے اس سلسلہ میں راہنمائی کی درخواست ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ آپ صرف جماعتی کام کے لیے ان سے رابطہ کرتی ہیں اس لیے کرتی ہیں کہ آج جماعت کا اجلاس ہو رہا ہے آج جلسہ ہو رہا ہے اجتماع ہو رہا ہے تم آ جاؤ یا تم چندہ دے دو یا فلاں تحریک میں حصہ لو۔ ان کو جماعتی کام کے لیے رابطے نہ کریں پہلے ان سے ذاتی تعلق کے لیے رابطہ کریں۔ جب آپ سے ذاتی تعلق پیدا ہو جائے گا تو ان کو پتا لگے گا کہ یہ صرف ہمارے سے چندہ لینے کے لیے نہیں آ رہیں۔ آہستہ آہستہ پھر ان کو جماعتی تنظیم کا بتائیں۔ جو پاکستانی ہیں ان کو بھی آہستہ آہستہ جب ذاتی تعلق پیدا ہوگا ان کو بتائیں کہ تم لوگ یہاں آئے ہو تو تمہارے اندر کوئی کوالٹیز تو نہیں تھیں جس کی وجہ سے اٹلی کی حکومت نے تمہیں یہاں رہنے کی جگہ دے دی۔ تم لوگ پاکستان سے یا باقی ملکوں سے بھی اسائیلم لے کے آئے ہو۔ تم کمانے کے لیے آئے ہو تو اللہ نے جو فضل کیا ہے اس کا اظہار کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تم بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنو اور جماعتی پروگراموں میں حصہ لیا کرو۔ تو آہستہ آہستہ ذاتی تعلق پیدا ہوگا۔ پھر باتیں سمجھانا بھی شروع کر دیں گی لیکن ایک دم اگر آپ ان کو سمجھائیں گی تو مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں وہ پھر چِڑ بھی جاتی ہیں اور وہ چِڑ کے پھر آپ کو جواب دینے لگ جاتی ہیں۔ اپروچ (Approach) صحیح ہونی چاہیے۔

ایک ممبر لجنہ اماء اللہ نے عرض کیا کہ اکثر شوہر جماعتی کاموں میں یا تعلیمی کلاسز میں اپنی بیویوں کے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ ایسے میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا ان کی اصلاح کریں۔

مردوں کی اصلاح کرنا بھی آپ کا ہی کام ہے۔ اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ اچھے شوہر بن جائیں اور اچھے جماعت کے ممبر بنیں۔ ایک تو یہ کریں تا کہ آئندہ نسل کو سنبھال سکیں۔ ایک تو لانگ ٹرم پلاننگ ہے لمبے عرصہ کی پلاننگ اگلی نسل کی تربیت کرنا عورتوں کا کام ہے تا کہ وہ صحیح تعاون کرنے والے ہوں۔ دوسرے جو نہیں کرتے، عورتیں پھر دیکھیں کہ وہ چاہتے کیا ہیں، ان سے پوچھیں۔ اگر ان کو یہ شکوہ ہے کہ تم سارا وقت جماعت کو دے دیتی ہو لجنہ کے کام کرتی رہتی ہو لجنہ کے نام پہ سارا دن باہر رہتی ہو اور میں گھر آؤں تو گھر خالی ہوتا ہے کھانے کا انتظام میرا صحیح نہیں ہوتا بچے صحیح نہیں تربیت حاصل کر رہے بچوں کا خیال نہیں رکھا جاتا تو پھر شوہر صحیح ہیں۔ اس لیے اپنے کام کو divide کریں، دیکھیں صحیح پلان کریں کہ کس طرح ہم نے بچوں کا بھی حق ادا کرنا ہے خاوند کا بھی حق ادا کرنا ہے، گھر کو سنبھالنا ہے اور پھر جو وقت ہے وہ لجنہ کو بھی دینا ہے جماعتی کاموں میں۔ تو پوری پلاننگ کر کے کریں، سوچیں، سکیم بنائیں پھر لجنہ کی ممبرات جن کے خاوند ان کو تعاون نہیں کرنے دیتے ان سے کہیں کہ تم اس پہ عمل کر کے دیکھو شاید کامیابی ہو جائے۔ یہ تو ہر ایک کیس کے اوپر individually فیصلہ کرنا ہوگا۔ لیکن یہ بہر حال یاد رکھیں کہ عورت پہ گھر کی ذمہ داری ہے بچوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے اور خاوند کا خیال رکھنے کی بھی ذمہ داری ہے۔ یہ نہیں کہ خاوند کو کہہ دے کہ میں جا رہی ہوں لجنہ کے کام تم آج روٹی پکا لینا۔ یہ نہیں ہوگا۔ پھر تو لڑائیاں ہی ہوں گی گھر میں اور لڑائیوں کو ہم نے avoid کرنا ہے۔ میں بالکل یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ گھروں میں لڑائیاں کریں اور فتنے پیدا کریں۔ عورتوں کو بھی چاہیے حکمت سے کام کریں اور سمجھانا چاہیں تو عورتیں سمجھا سکتی ہیں۔

ایک ممبر لجنہ نے عرض کیا کہ بعض خواتین پیدائشی احمدی ہونے کے باوجود دینی تعلیم کی کمی کا شکار ہیں اور یہ کمی ان کی اولادوں میں منتقل ہو رہی ہے۔ اور تربیتی کوشش کے باوجود مثبت نتائج سامنے نہیں آ رہے۔ پیارے حضور ایسے احمدی احباب کے لیے آپ کیا نصیحت فرمائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی میں نے سیکرٹری تربیت کو جو باتیں کہی ہیں اس پہ عمل کریں۔ ایسی عورتیں ہیں جن کی دینی تربیت کمزور ہے۔ ان کی خود تربیت کریں اور ان کی لڑکیاں اور بچے جو ہیں ان کو ذیلی تنظیمیں سنبھالیں۔ لڑکوں کو خدام الاحمدیہ سنبھالے۔ لڑکیوں کو لجنہ سنبھالے تربیت کرے اپنے گھروں میں تربیت کریں۔ تو یہ تو ایک مستقل کرنے والا کام ہے۔ اس کی اہمیت بتائیں تو آہستہ آہستہ انشاء اللہ اگلی نسلیں کم از کم ٹھیک ہو جائیں گی۔ یہ اگر نہیں بھی تو اگلی نسلیں ٹھیک ہوں گی لیکن دنیاداری میں پڑ گئے تو ان سے کہہ دیں پھر دنیاداری میں پڑے تو دنیاداری میں تو پھر تباہی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہونا۔ آخر میں پھر روؤ گے۔ پیار سے محبت سے ذاتی تعلق پیدا کر کے ذاتی رابطے کر کے ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیے۔ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں ذاتی رابطے کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کی لجنہ کی تھوڑی سی تو تعداد ہے ان کے ساتھ اگر ذاتی رابطے قائم کریں تو بڑے آرام سے ہو سکتے ہیں زیادہ مسئلہ ہی کوئی نہیں چھوٹی سی جماعت میں تو بہت کام ہو سکتے ہیں۔ بڑی جماعتیں ہوں جن کی ہزاروں کی تعداد ہو وہاں تو مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ آپ تو چھوٹی سی جماعت ہیں آپ کے ہاں تو تربیت کے جو بھی مسائل اٹھتے ہیں ان کا فوری حل ہونا چاہیے۔ اگر آپس میں آپ میں ایکا ہے آپ میں محبت اور پیار ہے۔ جو عاملہ ممبرات ہیں یا دوسری پڑھی لکھی اور سمجھدار ہیں ان میں پیدا کریں تو باقیوں میں بھی آہستہ آہستہ یہ بات پیدا ہوتی جائے گی۔ یہ سارے جماعتی کام جو ہیں ہمارے پاس فورس تو کوئی نہیں، فوج تو کوئی نہیں سختی سے نہیں ہو سکتے۔ پیار اور محبت سے ہی ہونے ہیں یہی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرمایا تھا۔ قرآن کریم میں یہی حکم ہے کہ پیار اور محبت سے کام لو اور ان کو قریب لاؤ تو یہ تمہارے قریب آ جائیں گے۔ سختی کرو گے تو دور بھاگ جائیں گے۔

ایک اور ممبر لجنہ نے عرض کیا کہ موجودہ مالی بحران کی وجہ سے بڑھتی ہوئی مہنگائی کے زیر اثر بہت سے لوگ مالی کمزوری کا شکار ہو رہے ہیں اور اقتصادی طور پر پریشانیاں اور بے چینیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ تو ایسے میں آپ ہمیں کیا نصیحت فرمائیں گے اور نوجوان نسل کو ان حالات سے نمٹنے کے لیے آپ کیا لائحہ عمل دیں گے؟

حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو دنیا کے سارے حالات ایسے ہو رہے ہیں۔ قناعت پیدا کرو اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے اپنے اندر قناعت پیدا کرو۔ اگر قناعت پیدا ہو جائے تو جو فضول خرچیاں ہیں غلط قسم کی خواہشات ہیں ان میں کمی آ جاتی ہے۔ اب ایک عورت کہتی ہے کہ میں نے میک اپ کا سامان جو ہے فلاں جگہ کا مہنگا ترین ہی لینا ہے یا میں نے کپڑے پہننے ہیں تو فلاں ڈیزائنر کے ہی کپڑے پہننے ہیں اور اس پر خرچ کرنا ہے تو اس سے ظاہر ہے frustration پیدا ہو گی بے چینیاں پیدا ہوں گی لیکن اگر قناعت ہے تو جو بھی ہے میں نے اس پہ گزارہ کرنا ہے تو ان کو بھی احساس پیدا ہو جائے گا۔ دنیا میں ہر جگہ گیس کی کمی ہونے والی ہے اور فیول کی مہنگائی ہوگئی ہے اور مزید ہو گی اور اس میں shortage بھی ہوگی تو اس سے باقی چیزوں کی قیمتوں پر بھی اثر پڑے گا۔ یہ صرف احمدی عورتوں کا سوال نہیں ہے یہ ساری دنیا کے ہر شخص کا سوال ہے تو اسی طرح اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرنا ہوگا۔ جو دین سے تعلق رکھنے والے ہیں وہ پھر دنیاوالی لالچ میں نہیں ڈوبتے۔ آپ لوگوں نے تو دنیا کو گائیڈ کرنا ہے بجائے اس کے کہ دنیا کے لالچ کے پیچھے پڑ کے ایک دوسرے کے حقوق کو مارو اور حقوق غصب کرو چوریاں کرو اور ڈاکے ڈالو یا قتل وغارت کرو یا فساد پیدا کرو ملک میں حکومتوں کے خلاف جلوس نکالو۔ اپنے اندر قناعت پیدا کرو اور کم سے کم خرچے میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔ احمدی اس طرح اپنی تربیت کر لیں گے تو باقی بھی تربیت کر سکیں گے۔ یہ تو ایک مستقل کوشش ہے جس کے لیے اپنے وہاں کے حالات کے مطابق ایک لائحہ عمل بنائیں ایک عمومی لائحہ عمل تو میں کئی دفعہ دے چکا ہوں۔ ٹھیک ہے کہ قناعت پیدا کریں اپنے دین سے تعلق پیدا کریں تو جو دنیاوی خواہشات ہیں وہ کم ہو جاتی ہے نہیں تو دنیاوی خواہشات تو کبھی کم ہو ہی نہیں سکتیں وہ بڑھتی چلی جائیں گی۔ یہ تو ایسی بیماری ہے جس طرح کھجلی کی بیماری ہوتی ہے skin کی کہ آدمی کھجلاتا رہتا ہے اور اس کو مزہ آتا رہتا ہے اور آخر اپنے آپ پہ زخم ڈال لیتا ہے۔ تو یہ تو Ultimately پھر اپنے آپ کو زخمی کرنے والی بات ہوگی۔ اس لیے قناعت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر، نمازوں کی طرف توجہ۔ تو ساری چیزیں خود ٹھیک ہو جائیں گی۔ اللہ سے تعلق پیدا کر لیں باقی بیماریاں خود ہی دور ہو جائیں گی۔

ایک ممبر لجنہ اماء اللہ نے عرض کیا کہ شادی کے بعد اکثر لڑکیاں تعلیم چھوڑ دیتی ہیں۔ حضور انور کی اس حوالہ سے کیا راہنمائی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلا کام تو لڑکیوں کا یہی ہے کہ گھر کو سنبھالیں۔ اگر خاوند کہتا ہے کہ تعلیم چھوڑ دو تو بہتر یہی ہے کہ گھر میں فساد سے بچنے کے لیے تعلیم چھوڑ دو اور اگر بچے پیدا ہو جاتے ہیں تو بچوں کی تربیت پہلا فرض ہے اور اگر کسی پروفیشنل تعلیم میں کوئی عورت پڑھ رہی ہے کوئی میڈیکل کر رہی ہے یا اور اس طرح جس کا فائدہ ہے دنیا کو تو بچوں کی پیدائش کے دوران میں خاوند سے اجازت لے کے اس تعلیم کو بعد میں جاری رکھ سکتی ہے یا شادی سے پہلے ایک معاہدہ کر لے کہ میں یہ تعلیم پڑھ رہی ہوں اس کو میں نے پڑھنا ہے اس پروفیشن میں میں نے جانا ہے تو مجھے شادی کے بعد پڑھنے کی اجازت ہوگی۔ تو پھر گھروں میں فساد نہیں ہوتا جھگڑے نہیں ہوتے لیکن پہلی بات یہی ہے کہ اگر بچے ہوں تو بچوں کی تربیت کی طرف توجہ کرو۔ میں نے کئی احمدی عورتیں دیکھی ہیں بچے بھی پیدا ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنی تعلیم بھی جاری رکھی ہے بچوں کی پیدائش کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر بھی بن گئی ہیں۔ کچھ عرصہ ان کو بریک لینا پڑا پھر تعلیم جاری رکھی اور اگر خاوند بالکل ناپسند کریں اور پہلے معاہدہ بھی نہیں ہوا تو پھر یہی ہے گھروں کو سنبھالو اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ کرو۔

ملاقات کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے چلو پھر اللہ حافظ ہو السلام علیکم۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 28 ستمبر 2022)

☆......☆......☆

SK.KHALID AHMED
Mob.9861288807
M/S. H.M. GLASS HOUSE
Deals in : Glass, Fibres, Glas Channel & all type of feetings
CHHAPULIA BY-PASS, BHADRAK ODISHA- 756100
طالب دعا : شیخ خالد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر
KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

JYOTI SAW MILL
IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940
طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اپریل 2015)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

بقیہ وصایا از صفحہ نمبر 16

مسل نمبر 11838: میں سلطانہ یاسمین زوجہ مکرم شیخ ریاض الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن تاراکوٹ ضلع جاجپور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار اور انگوٹھی 15.340 گرام، ایک جوڑی جھمکا 390.6 گرام، کان کا پھول 4.560 گرام، ایک عدد نوز پن ایک گرام (تمام زیورات 27.290 گرام 22 کیریٹ)۔ زیور نقرئی: پائل 54.604 گرام۔ حق مہر: -/40,000 روپے۔ بینک بیلنس -/12,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : غیاث الدین　　الامۃ : سلطانہ یاسمین　　گواہ : شیخ اسحاق

مسل نمبر 11839: میں ڈیزی سلطانہ آرا زوجہ مکرم شیخ خالد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن: قدم بیڑا بھدرک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چار عدد نیکلس 96 گرام، 8 عدد بالیاں 44 گرام، دو جوڑی بینگلز 32 گرام، 7 عدد انگوٹھیاں 17 گرام، ایک عدد نوز پن 1 گرام (تمام زیورات 190 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 192 گرام حق مہر 1 لاکھ تیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ خالد احمد　　الامۃ : ڈیزی سلطانہ آرا　　گواہ : شیخ اسحاق

مسل نمبر 11840: میں شیخ مسرور احمد ولد مکرم شیخ منیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قدم بیڑا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اپریل 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ منیر احمد　　العبد : شیخ مسرور احمد　　گواہ : شیخ اسحاق

مسل نمبر 11841: میں فیروز خان ایم ٹی ولد مکرم محمد شریف ایم ٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کارپنٹر عمر 42 سال تاریخ بیعت 2017 ساکن جاسمین منزل کوڈالی صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مئی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فاہن ایم　　العبد : فیروز خان ایم ٹی　　گواہ : کے عبدالسلام

مسل نمبر 11842: میں راشدہ پروین زوجہ مکرم سہیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 4 مارچ 1983 پیدائشی احمدی ساکن محلہ اقصیٰ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: (1) ایک نیکلس، دو انگوٹھیاں، 3 جوڑی کان کی بالیاں (کل وزن 29.350 گرام)۔ (2) ایک انگوٹھی، ایک چین پنڈنٹ (کل وزن 15.100 گرام)۔ (3) دو نوز پن (کل وزن 0.400 گرام) تمام زیورات 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: پائل دو جوڑی، انگوٹھی 5 عدد، ایک ہار (تمام زیورات 133.410 گرام) حق مہر -/25,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سہیل احمد　　الامۃ : راشدہ پروین　　گواہ : شریف احمد

مسل نمبر 11843: میں منیب احمد ولد مکرم محمد نجیب خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 10 جون 2004 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: پنٹا کوین اپارٹمنٹ بلاک B3,632 ارنا کولم مستقل پتہ: توبہ وز کلا ہاؤس، تھکارہ نارتھ ارنا کولم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 اپریل 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد حسیب احمد　　العبد : منیب احمد　　گواہ : بشریٰ ٹی اے

مسل نمبر 11844: میں حبیب اللہ قریشی ولد مکرم غلام رسول ریشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت تاریخ پیدائش 1 جون 1957 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 اپریل 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) زمین باغ 4 کنال بمقام آسنور خسرہ نمبر 508 (2) زمین باغ 2 کنال بمقام آسنور خسرہ نمبر 979/952/425 (3) زمین رہائشی مکان وصحن 36 مرلہ خسرہ نمبر 461 میرا گزارہ آمد از زراعت سالانہ -/1,00,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کلیم احمد لون　　العبد : حبیب اللہ ریشی　　گواہ : عبدالقیوم نائک

مسل نمبر 11845: میں سبامبین زوجہ مکرم حبیب اللہ ریشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5 جولائی 1960 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/10,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کلیم احمد لون　　الامۃ : سبامبین　　گواہ : عبدالقیوم نائک

مسل نمبر 11846: میں عمران خان ولد مکرم امتیاز خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 10 ستمبر 1998 تاریخ بیعت 2008 ساکن جامعہ احمدیہ قادیان (حال ہی میں جامعہ سے فارغ التحصیل ہوا ہوں) مستقل پتہ: سوجیا اللہ پور چوبین ضلع ہاتھرس صوبہ اتر پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8,332 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قمر الحق خان　　العبد : عمران خان　　گواہ : عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 11847: میں سید بشر احمد ولد مکرم سید لقمان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 مئی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طارق احمد　　العبد : سید بشر احمد　　گواہ : راشد جمال

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج　　جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار　(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant

!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!

Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)

طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

رسول اللہ ﷺ نے 2/شعبان 5/ہجری کو پیر کے دن مدینہ منورہ سے بنو مصطلق کی طرف کُوچ کیا

غزوہ بنو مصطلق کے حالات وواقعات کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12/جولائی 2024 بطرز سوال وجواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: غزوہ بنو مصطلق کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج غزوہ بنو مصطلق یا غزوہ مریسیع کا ذکر کروں گا۔اس کے متعلق سیرت نگاروں کا اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک یہ 6/ہجری میں ہوا جبکہ بعض نے 5/ہجری یا 4/ہجری بیان کیا ہے لیکن حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحقیق کے مطابق اس کی تاریخ شعبان ۵/ہجری ہے۔یہ غزوہ قبیلہ بنوخزاعہ کی ایک شاخ بنو مصطلق کے ساتھ ہوا اس لیے اس کو غزوہ بنو مصطلق کہا جاتا ہے اور یہ قبیلہ مریسیع نام کے ایک کنویں کے پاس رہتا تھا اس لیے اس غزوہ کا دوسرا نام غزوہ مریسیع بھی ہے۔

سوال: بنو مصطلق کس کے حلیف تھے اور انہوں نے کیا حلف لیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنو مصطلق قریش کے حلیف تھے اور انہوں نے یہ حلف لیا تھا کہ ہم لوگ ایک جان ہو کر قریش کے ساتھ رہیں گے اور اسی معاہدے کے تحت بنو مصطلق غزوہ اُحد میں کفار قریش کے لشکر میں شامل تھے۔

سوال: غزوہ بنو مصطلق کا کیا سبب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس غزوہ کا ایک سبب یہ تھا کہ بنو مصطلق اسلام دشمنی میں بے باک ہو گئے تھے۔انہیں کفار قریش کی مکمل تائید اور حمایت حاصل تھی۔غزوہ اُحد میں مسلمانوں کے خلاف لڑائی میں شرکت کی وجہ سے اب یہ کھل کر مسلمانوں سے مقابلے پر اتر آئے تھے اور ان کی سرکشی میں بہت اضافہ ہو گیا تھا۔دوسری بات یہ تھی کہ مکہ مکرمہ سے جانے والے مرکزی راستے پر بنو مصطلق کا کنٹرول تھا۔یہ لوگ مکہ میں مسلمانوں کا عمل دخل روکنے کے لیے مضبوط رکاوٹ کی حیثیت رکھتے تھے۔تیسرا اہم سبب یہ تھا کہ بنو مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار نے اپنی قوم اور اہل عرب کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے تیار کیا اور مدینہ سے ۹۶/میل کے ایک مقام پر لشکر کو جمع کرنا شروع کر دیا۔

سوال: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے غزوہ بنو مصطلق کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں اس کے بارے لکھا ہے کہ قریش کی مخالفت دن بدن زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتی جاتی تھی۔وہ اپنی ریشہ دوانی سے عرب کے بہت سے قبائل کو اسلام اور بانی اسلام کے خلاف کھڑا کر چکے تھے لیکن اب ان کی عداوت نے ایک نیا خطرہ پیدا کر دیا تھا کہ حجاز کے وہ قبائل جو مسلمانوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے تھے وہ بھی قریش کی فتنہ انگیزی سے مسلمانوں کے خلاف اُٹھنا شروع ہو گئے۔اس معاملے میں قبیلہ بنوخزاعہ کی ایک شاخ بنو مصطلق نے پہل کی اور مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ان کے رئیس حارث بن ابی ضرار نے اس علاقے کے دوسرے قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔آنحضرت ﷺ کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپؐ نے احتیاطاً ایک صحابی بریدہ بن الحصیبؓ کو دریافت حالات کے لیے بنو مصطلق روانہ فرمایا اور تاکید فرمائی کہ بہت جلد واپس آ کر حقیقۃ الامر سے آپؐ کو اطلاع دیں۔انہوں نے واپس آ کر بتایا کہ نہایت زور وشور سے مدینہ پر حملے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔آپؐ نے مسلمانوں کو بلایا اور دشمن کے بارے میں خبر دی۔اسلامی لشکر جلد از جلد تیار ہو کر روانہ ہو گیا۔

سوال: آپؐ کی غزوہ مصطلق سے روانگی کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپؐ کی روانگی کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ایک روایت کے مطابق آپؐ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو مدینہ میں نائب مقرر کیا۔ابن ہشام نے حضرت ابوذر غفاریؓ کا نام بیان کیا ہے۔اسی طرح حضرت نمیلۃ بن عبداللہؓ کا نام بھی بیان کیا جاتا ہے۔بہرحال لشکر روانہ ہوا۔اسلامی لشکر ۷۰۰/افراد پر مشتمل تھا۔

سوال: رسول کریم ﷺ نے بنو مصطلق کی طرف کب کوچ کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے 2/شعبان 5/ہجری کو پیر کے دن مدینہ منورہ سے بنو مصطلق کی طرف کُوچ کیا۔

سوال: غزوہ بنو مصطلق میں مسلمانوں کے پاس کتنے گھوڑے تھے اور کن کن مہاجرین کے پاس تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: غزوہ بنو مصطلق میں مسلمانوں کے پاس کل تیس گھوڑے تھے جن میں سے مہاجرین کے پاس دس گھوڑے تھے اور حضور ﷺ کے دو گھوڑے تھے۔جن مہاجرین کے پاس گھوڑے تھے ان میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، حضرت مقداد بن عمرؓ شامل تھے۔انصار صحابہ کے بیس گھڑ سواروں میں سے پندرہ کے نام ملتے ہیں۔ان میں حضرت سعد بن معاذؓ، حضرت سید بن عزیرؓ، حضرت قتادہ بن نعمانؓ حضرت عویم بن ساعدۃ حضرت سعد بن زید اشہلی، حضرت حارث بن حزمہؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابوقتادہؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت حباب بن منذرؓ، حضرت زیاد بن لبیدؓ، حضرت فرواہ بن عمرؓ، حضرت معاذ بن رافعؓ تھے۔

سوال: بنو مصطلق کو جب مسلمانوں کی آمد اور اپنے جاسوس کے مارے جانے کی خبر پہنچی تو ان پر کیا اثر ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنو مصطلق کو جب مسلمانوں کی آمد اور اپنے جاسوس کے مارے جانے کی خبر پہنچی تو وہ بہت خائف ہوئے کیونکہ اُن کا اصل منشاء یہ تھا کہ کسی طرح مدینہ پر اچانک حملہ کرنے کا موقع مل جائے مگر آنحضرت ﷺ کی بیدار مغزی کی وجہ سے اب ان کو لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔

سوال: غزوہ بنو مصطلق کیلئے منافقین کیوں نکلے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے ساتھ بہت سے منافقین بھی نکلے وہ اس سے قبل اس طرح کسی غزوہ کے لیے نہیں نکلے تھے۔اُن کی غرض جہاد کی نہیں تھی بلکہ وہ مال غنیمت کے لیے نکلے تھے کہ اگر جیت ہوئی تو ہمیں مال غنیمت ملے گا۔

سوال: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے غزوہ بنو مصطلق کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مریسیع پہنچے تو آپؐ نے ڈیرا ڈالنے کا حکم دیا اور صف آرائی اور جھنڈوں کی تقسیم کے بعد آپؐ کے حکم کے مطابق حضرت عمرؓ نے بنو مصطلق میں یہ اعلان کیا کہ اگر اب بھی وہ اسلام کی عداوت سے باز آ جائیں اور آنحضرت ﷺ کی حکومت کو تسلیم کر لیں تو ان کو امن دیا جائے گا اور مسلمان واپس لوٹ جائیں گے مگر انہوں نے سختی کے ساتھ انکار کیا اور جنگ کے واسطے تیار ہو گئے۔حتیٰ کہ سب سے پہلا تیر جو اس جنگ میں چلایا گیا وہ انہی کے آدمی نے چلایا تھا۔جب آنحضرت ﷺ نے ان کی یہ حالت دیکھی تو آپؐ نے بھی صحابہ کو لڑنے کا حکم دیا۔تھوڑی دیر فریقین کے درمیان خوب تیز تیر اندازی ہوئی جس کے بعد آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو یکلخت دھاوا کر دینے کا حکم دیا اور اس اچانک دھاوے کے نتیجے میں کفار کے پاؤں اُکھڑ گئے مگر مسلمانوں نے ایسی ہوشیاری کے ساتھ ان کا گھیرا ڈالا کہ ساری کی ساری قوم محصور ہو کر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئی۔صرف دس کفار اور ایک مسلمان کے قتل پر اس جنگ کا جو ایک خطرناک صورت اختیار کر سکتی تھی خاتمہ ہو گیا۔

......☆......☆......☆......

ہمیں انتہائی درد سے مسلم اُمّہ کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں
اللہ تعالیٰ انہیں آپس کی دشمنیوں سے بھی بچائے اور بیرونی دشمنوں سے بھی بچائے
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی لیڈرشپ اور رہنمائی کو ہوش مند ہاتھوں میں دے جن کے اپنے ذاتی مفاد نہ ہوں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 17/مارچ 2006 بطرز سوال وجواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے عالم اسلام کی حالت کا کیا نقشہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج سے تقریباً پندرہ سولہ سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کی حالت کا نقشہ کھینچا تھا کہ اپنوں اور غیروں نے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچایا ہے، یا اُس وقت پہنچا رہے تھے اور جو اَب تک پہنچا رہے ہیں۔اور خاص طور پر عرب دنیا کی جو حالت ہے اور جس میں مزید بگاڑ پیدا ہو رہا ہے اور مغرب کے بعض ممالک اپنی گرفت میں رکھنے کے لئے ان عرب ممالک کی جو حالت بنا رہے ہیں یا جو اُس وقت بنا رہے تھے، ابھی تک وہی حالت چل رہی ہے۔اس کا نقشہ جیسا کہ مَیں نے کہا آپ نے اپنے خطبات میں کھینچا تھا اور کئی خطبات اس بارے میں ارشاد فرمائے تھے جس میں مسلمانوں کو بھی اس خوفناک حالت سے باہر نکلنے کے مشورے دیئے تھے اور جماعت کو بھی توجہ دلائی تھی کہ عالم اسلام کے لئے دعا کریں کیونکہ بہت ہی خوفناک حالات اسلامی دنیا اور خاص طور پر عرب دنیا کے نظر آ رہے ہیں۔اسلامی دنیا کو جو مشورے آپ نے دیئے تھے اُن پر تو ظاہر ہے ہمیشہ کی طرح اسلامی دنیا کے لیڈروں نے نہ توجہ دینی تھی اور نہ دی۔اور جو تجزیہ آپ نے کیا تھا اور جو نتائج اخذ کئے تھے عین اسی کے مطابق ہم نے نتائج دیکھے۔

سوال: ایٹمی توانائی کے خلاف جو پابندیاں امریکہ ایران کے خلاف لگانا چاہتا ہے اگر ایران نے نہ مانی تو کیا ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج کل امریکہ ایران کے خلاف، اس کی ایٹمی توانائی کے خلاف جو پابندیاں لگانا چاہتا ہے اگر ایران نے بات نہ مانی تو ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں گے کہ عوام کو ایرانی رہنماؤں سے علیحدہ کیا جائے، ان کے اندر ایسی صورت حال اور بے چینی پیدا کی جائے کہ اندر سے عوام اٹھ کھڑے ہوں اور پھر یہ ہے کہ ساتھ بیرونی پابندیاں بھی لگانی شروع کی جائیں گی۔

سوال: کیا عراق میں سول وار کا خطرہ ہے اس بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اخباروں میں ہر جگہ یہ شور ہے کہ عراق میں سول وار (Civil War) کا خطرہ ہے۔کل پھر ایک بڑا خوفناک ہوائی حملہ ہوا ہے، انہوں نے یہ حملہ ریگستان میں کیا ہے، کہتے یہی ہیں کہ یہاں کچھ لوگ چھپے ہوئے تھے، اور کچھ اسلحہ کے ڈپو تھے ان کو تباہ کرنا ضروری تھا۔

سوال: ہمیں امت مسلمہ کی انتہائی تکلیف دہ حالت کو دیکھ کر کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک احمدی کا دل دکھتا ہے کیونکہ مسلمان کہلانے والوں، آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہونے والوں کی یہ حالت انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اس لئے ہمیں انتہائی درد سے مسلم اُمّہ کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں آپس کی دشمنیوں سے بھی بچائے اور بیرونی دشمنوں سے بھی بچائے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی لیڈر شپ اور رہنمائی کو ہوش مند ہاتھوں میں دے جن کے اپنے ذاتی مفاد نہ ہوں۔

سوال: ایک امریکن نے ملک کی حکومت کا اپنی کتاب میں کیا نقشہ کھینچا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس نے حکومت کا مختصر طور پر نقشہ کھینچا ہے کہ کہ کس طرح مختلف کمپنیوں کے ذریعے سے یہ تیسری دنیا کے ممالک کو اپنے قابو میں کرتے ہیں اور پھر ہمیشہ کے لئے انہیں اپنے زیر نگیں کر لیتے ہیں۔ اس کے مطابق اگر مختلف مالی اداروں کے ذریعے سے ان غریب ممالک کو یا ترقی پذیر ممالک کو انڈسٹری وغیرہ لگانے کے لئے کوئی امداد دی جاتی ہے یا کوئی پروجیکٹ شروع کیا جاتا ہے تو اگر سو ڈالر کی امداد دی جاتی ہے تو حقیقتاً صرف تین ڈالر اس قوم کے مفاد میں استعمال ہو رہے ہوتے ہیں جسے امداد دی جاتی ہے اور باقی صرف احسان ہوتا ہے۔ عرب ممالک اور ایران وغیرہ کی ہمارے نزدیک ایک خاص اہمیت ہے یعنی امریکہ یا مغربی ممالک کے نزدیک، اس لئے ان کو اپنے زیر نگیں رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ عراق کے تیل کے ذخائر جہاں ہیں ان کی اہمیت کے علاوہ اس کے دو دریاؤں دجلہ اور فرات کی وجہ سے جو پانی کے وسائل ہیں ان کی بھی اہمیت ہے۔ کہتا ہے اس وجہ سے خطے کی بڑی اہمیت ہے اور اس کے مطابق، بعض اندازے جو لگائے گئے ہیں، عراق میں سعودی عرب سے بھی زیادہ تیل کے ذخائر ہیں۔ اس کے علاوہ جغرافیائی لحاظ سے بھی بڑی اہمیت ہے اس لئے اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: خلیج کے بحران کے خطبات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: خلیج کے بحران کے خطبات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ مسلمان ممالک ہوش میں آئیں اور ان طاقتوں سے کہیں کہ ہم ان ممالک کو جو آپس میں لڑنے والے ہیں خود ہی سنبھال لیں گے تم دخل نہ دو۔ لیکن یہ مسلمان ممالک بھی ان کے مددگار بنے رہے۔ اور ابھی تک بنے ہوئے ہیں۔ اب بھی اگر یہ مسلمان ملک مل کر کہیں کہ ہم مل کر امن قائم کروا دیں گے اگر مغربی طاقتیں نکل جائیں، تو شاید عراق میں کوئی امن کی صورت پیدا ہو جائے اور باقی ان ملکوں میں بھی امن کی صورت پیدا ہو جائے۔ افغانستان کا بھی یہی حال ہے۔ ایران بھی ان ملکوں کے خطرناک عزائم کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔ لیکن اگر یہ لوگ یہاں سے نکل جائیں اور یہ بھی آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں اور اس حدیث پر عمل کرنے والے ہوں کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنے والے ہوں کہ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (الحجرات: 11) کہ مومن تو بھائی بھائی ہوتے ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ تو شاید بچ جائے۔

سوال: ایک احمدی کو امت مسلمہ کو کس طرح سمجھانا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو دعا کے ساتھ ساتھ مسلمان اُمّت کو سمجھانا چاہئے کہ اُمّت کی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کرنے کا ایک ہی حل ہے کہ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے آپس میں ایک ہونے کی کوشش کرو۔ جو بھی زرخیز ذہن کے رہنما ہیں وہ مل کر بیٹھیں اور سوچیں کہ کیا وجہ ہے کہ مختلف وقتوں میں جو کوششیں ہوتی رہیں کہ مسلم اُمّہ ایک ہو جائے اور مسلمان ممالک کا خیال رکھے۔

سوال: عرب دنیا میں آج کل کیوں اعتراض ہو رہے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عرب دنیا میں آج کل اسلام پر پادریوں کے ذریعے سے بھی بڑے اعتراض ہو رہے ہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ نے یہی سنت رکھی ہے کہ اصلاح کے واسطے نبیوں کو مامور کر کے بھیجا ہے، انبیاء علیہم السلام جب آتے ہیں تو بظاہر دنیا میں ایک فساد عظیم نظر آتا ہے۔ بھائی بھائی سے باپ بیٹے سے جدا ہو جاتا ہے۔ ہزاروں ہزار جانیں بھی تلف ہو جاتی ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے وقت طوفان سے ان کے مخالفوں کو تباہ کر دیا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے وقت اور دوسرے کئی عذاب وارد ہوئے اور فرعون کے لشکر کو غرق کیا گیا۔ غرض خوب یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے۔ نرے کلمات اور چرب زبانیں اصلاح نہیں کر سکتی ہیں۔ ان کلمات کے اندر ایک روح ہونی چاہئے۔ پس جس شخص نے قرآن شریف کو پڑھا اور اس نے اتنا بھی نہیں سمجھا کہ ہدایت آسمان سے آتی ہے تو اس نے کیا سمجھا۔

❁ ❁ ❁

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22/اپریل 2024ء بروز سوموار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم عبدالرحمٰن چودھری صاحب (یو کے)

25/مارچ 2024ء کو مختصر علالت کے بعد 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے والد حضرت میاں اللہ دین صاحب رضی اللہ عنہ اور دادا حضرت قطب دین صاحب رضی اللہ عنہ (آف جہلم) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ اور خلافت کے فدائی ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو حج اور عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ نے کینیا اور یو کے میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مورڈن ساؤتھ جماعت کے سیکرٹری مال کے علاوہ بیت الفتوح کی تعمیر کے دوران رضا کارانہ طور پر سیکیورٹی ڈیوٹی بھی دیتے رہے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم انجم چودھری صاحب کو ایک عرصہ تک یو کے جماعت میں بطور ہیڈ آف IT ڈیپارٹمنٹ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ مکرم چودھری ظہیر احمد صاحب کے خسر اور مکرم ڈاکٹر سید ولی شاہ صاحب اور مکرم سید منصور شاہ صاحب کے خالو تھے۔

(2) مکرمہ طاہرہ سعید صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد مرزا صاحب (جماعت شرلی۔ یو کے)

7/اپریل 2024ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب رضی اللہ عنہ (آف بھیرہ) کی پڑپوتی تھیں۔ مرحومہ نماز اور روزہ کی پابند، بہت ملنسار، مہمان نواز اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک، دیندار بزرگ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چودھری محمد سلیم احمد صاحب (امریکہ)

2/مارچ 2024ء کو 90 سال کی عمر میں بہاولپور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، خلافت سے بے انتہا محبت کا تعلق رکھنے والے ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ عہدیداروں اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے۔ جماعتی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ چندوں میں بڑے باقاعدہ اور ہمیشہ شرح سے بڑھ کر چندہ دیا کرتے تھے۔ جوانی میں حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔ آپ کو کام کے دوران احمدیت کی وجہ سے مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن شدید مخالفت کے باوجود ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم عبدالباری خان بلوچ صاحب ابن مکرم عبدالرزاق خان صاحب۔ واقف زندگی (ربوہ)

16/مارچ 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم لمبے عرصہ سے اپنے محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ میں سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، شفیق، ہمدرد، خوش اخلاق، ملنسار، ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔

(3) مکرمہ مدثر پروین صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم بشارت احمد صاحب (صدر جماعت شہاب پورہ سیالکوٹ)

21/مارچ 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خلافت سے مضبوط تعلق رکھنے والی، چندوں میں باقاعدہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنی ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر دوسروں کی خدمت کے لیے کمر بستہ رہتیں۔ محلہ کی غیر احمدی خواتین کی خوشی غمی میں شامل ہوتیں اور جہاں تک ممکن ہوتا ان کی مدد بھی کرتی تھیں۔ مرکزی مہمانوں اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور 4 بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرم عبدالخالق محسن فاروقی صاحب (کینیڈا)

14/مارچ 2024ء کو 50 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حکیم محمد حسین صاحب (مرہم عیسی) رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، سادہ مزاج، جماعت کے لیے غیرت رکھنے والے، خلافت کے وفادار اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک ایک مخلص اور نیک انسان تھے۔ ذاتی طور پر قرآن اور احادیث کا بہت وسیع مطالعہ کیا ہوا تھا۔ لوکل جماعت میں مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ ایک طویل عرصہ تک تعلیم القرآن کی باقاعدگی سے کلاس بھی لیتے رہے۔ آواز بڑی پُراثر تھی اور کئی جلسوں میں تلاوت اور نظم پڑھنے کی سعادت حاصل کر چکے تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بہنیں شامل ہیں۔

(5) چودھری طاہر محمود ناصر صاحب (کینیڈا)

15/مارچ 2024ء کو 64 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا کے بھائی مکرم چودھری نواب الدین صاحب کے ذریعہ ہوا جنہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم کینیڈا جماعت کے فعال رکن تھے۔ آپ کو خدام الاحمدیہ میں مہتمم وقار عمل کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، خلافت کے ساتھ والہانہ محبت رکھنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ جلسہ سالانہ پر ایک لمبا عرصہ ناظم پرچم کشائی رہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح کے دورہ جات کے دوران حفاظت خاص میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(6) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (اسلام آباد) اہلیہ مکرم رائے ظہور احمد ناصر صاحب درویش قادیان

7/اپریل 2024ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندوں میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں حصہ لینے والی غریب پرور اور خلافت سے گہری عقیدت رکھنے والی، ایک مخلص خاتون تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ۲ بیٹیاں اور ۴ بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رائے مظہر احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ بیلجیم کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم رائے اطہر احمد صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ یو کے) کی دادی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ هَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا (الفرقان: 64)

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ”سلام“۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar — Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

بقیہ حضورانور کے بصیرت افروز جوابات از صفحہ نمبر 2

کہ یتیم پوتے پوتیوں کو دادا کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملتا۔ البتہ دادا اگر ضروری سمجھے تو اپنے ان یتیم پوتے پوتیوں کو اپنی زندگی میں جو کچھ چاہے دے سکتا ہے۔ نیز اپنے مرنے کے بعد وصیت کے ذریعہ بھی انہیں کچھ دے سکتا ہے۔ لیکن یہ اختیار دادا کو حاصل ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو پھر کسی اور کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ مرنے والے شخص کے ترکہ میں سے ورثاء کی اجازت کے بغیر از خود ان یتیم پوتے پوتیوں کو کچھ دے۔ البتہ دادا کے وارث اگر اپنے ان یتیم بھتیجے بھتیجیوں کو کچھ دینا چاہیں تو اس میں بھی کوئی روک نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرب صاحب نے سوال کیا کہ ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا تھا کہ شریعت اسلام میں پوتے کے واسطے کوئی حصہ وصیت میں نہیں ہے۔ اگر ایک شخص کا پوتا یتیم ہے تو جب وہ مرتا ہے تو اس کے دوسرے بیٹے حصہ لیتے ہیں اور اگرچہ وہ بھی اس کے بیٹے کی اولاد ہے مگر وہ محروم رہتا ہے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا: دادے کا اختیار ہے کہ وصیت کے وقت اپنے پوتے کو کچھ دیدے بلکہ جو چاہے دیدے اور باپ کے بعد بیٹے وارث قرار دیئے گئے کہ تا ترتیب بھی قائم رہے اور اگر اس طرح نہ کہا جاتا تو پھر ترتیب ہرگز قائم نہ رہتی کیونکہ پھر لازم آتا ہے کہ پوتے کا بیٹا بھی وارث ہو اور پھر آگے اس کی اولاد ہو تو وہ وارث ہو۔ اس صورت میں دادے کا کیا گناہ ہے۔ یہ خدا کا قانون ہے اور اس سے حرج نہیں ہوا کرتا ورنہ اس طرح تو ہم سب آدم کی اولاد ہیں اور جس قدر سلاطین ہیں وہ بھی آدم کی اولاد ہیں تو ہم کو چاہیے کہ سب کی سلطنتوں سے حصہ بٹانے کی درخواست کریں۔ چونکہ بیٹے کی نسبت سے آگے پوتے میں جا کر کمزوری ہو جاتی ہے اور آخر ایک حد پر آ کر تو برائے نام رہ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ علم تھا کہ اس طرح کمزوری نسل میں اور ناطہ میں ہو جاتی ہے اس لئے یہ قانون رکھا۔ ہاں ایسے سلوک اور رحم کی خاطر خدا تعالیٰ نے ایک اور قانون رکھا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔ (النساء:۹) (یعنی جب ایسی تقسیم کے وقت بعض خویش و اقارب موجود ہوں اور یتیم اور مساکین تو ان کو کچھ دیا کرو) تو وہ پوتا جس کا باپ مر گیا ہے وہ یتیم ہونے کے لحاظ سے زیادہ مستحق اس رحم کا ہے اور یتیم میں اور لوگ بھی شامل ہیں (جن کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا گیا) خدا تعالیٰ نے کسی کا حق ضائع نہیں کیا مگر جیسے جیسے رشتہ میں کمزوری بڑھتی جاتی ہے حق کم ہوتا جاتا ہے۔ (البدر نمبر 10، جلد 1، مورخہ 2 جنوری 1903ء صفحہ 76)

قرآنی تعلیم اس خدا کی طرف سے نازل فرمودہ ہے جس کا علم لامتناہی، غیر محدود اور ہر چیز پر حاوی ہے۔ اور اس کا یہ علم مستقبل کے معاملات پر بھی اسی طرح محیط ہے جس طرح ماضی کے واقعات کا وہ احاطہ کیے ہوئے ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس تعلیم کو کسی انسان کی تسلی کے لیے نازل نہیں فرمایا، بلکہ جس تعلیم کو اس نے انسانوں کی بھلائی اور بہتری کے لیے ضروری سمجھا، اسے نازل فرمایا ہے۔ انسانی عقل اگر اس تعلیم کے کسی پہلو کی حکمت کو نہیں پا سکتی تو اس میں اس تعلیم کا کوئی قصور نہیں بلکہ اس میں انسان کی نہایت محدود سمجھ اور عقل کا دخل ہے۔

سوال: کینیڈا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ اسلام میں قسموں کا کیا تصور ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 14/فروری 2023ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب: قسم کھانا اصل میں ایک طرح سے کسی بات پر گواہی دینا ہوتا ہے۔ جو شخص کسی بات کو اللہ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہے وہ گویا اپنے بیان کی سچائی پر اللہ کی ذات کو گواہ بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک معاملہ میں مخالف فریق کے موقف کا ردّ کرتے ہوئے قسم کی حقیقت اور فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ امر بالکل غلط ہے کہ اسلام میں قسم کھانا منع ہے تمام نیک انسان مسلمانوں میں سے ضرورتوں کے وقت قسم کھاتے آئے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی ضرورتوں کے وقت قسم کھائی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی بارہا قسمیں کھائیں۔ خود خدا تعالیٰ نے قرآن میں قسمیں کھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدالت میں مجرموں کو قسمیں دلائی گئیں۔ قسموں کا قرآن شریف میں صریح ذکر ہے۔ شریعتِ اسلام میں جب کسی اور ثبوت کا دروازہ بند ہو یا پیچیدہ ہو تو قسم پر مدار رکھا جاتا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 339 حاشیہ، مطبوعہ 2019ء)

لیکن اسلام نے اپنے متبعین کو لغو، بلا وجہ اور جھوٹی قسمیں کھانے سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ۔ (البقرہ:226) یعنی اللہ تمہاری قسموں میں (سے) لغو (قسموں) پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرے گا۔ ہاں جو (گناہ) تمہارے دلوں نے (بالارادہ) کمایا اس پر تم سے مؤاخذہ کرے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بُردبار ہے۔

اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لغو قسم سے مراد وہ قسم ہے جو عادت کی وجہ سے کھائی جائے۔ جیسے بعض کو بلا سوچے وَاللّٰہِ! باللّٰہ کہنے کی عادت ہوتی ہے۔ یا وہ قسم جس کے کھانے والا یقین رکھتا ہو کہ وہ درست ہے لیکن اس کا یقین غلط ہو یا شدید غصہ میں قسم کھا لینا کہ جب ہوش و حواس ٹھکانے نہ ہوں یا حرام شے کے استعمال یا فرض و واجب عمل کے ترک کے متعلق کسی وقتی جوش کے ماتحت قسمیں کھا لینا یہ سب قسمیں لغو ہیں۔ اور ان کے توڑنے پر کوئی کفارہ نہیں بلکہ ان کے کھانے پر توبہ اور استغفار کا حکم ہے کیونکہ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (مؤمنون:۴) کے خلاف ایسی قسمیں ہیں پس ان کے کھانے والا مخطی یا گنہگار ہے اسے اپنے گناہ پر توبہ اور ندامت کا اظہار کرنا چاہیے نہ یہ کہ ان کے توڑنے کے لیے کسی کفارہ کی ضرورت ہے۔ اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لیے لَا يُؤَاخِذُكُمْ کے الفاظ بیان فرمائے ہیں۔ یعنی اگر وقتی جوش کے ماتحت ایسی قسم کھائی جائے تو گناہ نہ ہوگا۔ اگر جان بوجھ کر ایسی قسم کوئی کھالے تو اسے گناہ بھی ہوگا۔ (تفسیر صغیر صفحہ 53 حاشیہ زیر آیت سورۃ البقرہ:226)

لیکن اگر کوئی سنجیدہ قسم کھا کر اسے توڑے تو ایسے شخص کو قسم توڑنے کا کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ جو قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا ہے کہ اس (کے توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو متوسط (درجہ کا) کھانا کھلانا ہے (ایسا کھانا) جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کا لباس یا ایک (غلام کی) گردن کا آزاد کرنا۔ پھر جسے (یہ بھی) میسر نہ ہو تو (اس پر) تین دن کے روزے (واجب) ہیں۔ (سورۃ المائدہ:90)

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹی قسم کھانے پر شدید انذار فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے تین بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ جھوٹی قسم کھانے کو قرار دیا۔ (بخاری کِتَاب الْأَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ بَاب الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ) نیز آپؐ نے فرمایا جو شخص کسی کے حق کو جھوٹی قسم کے ذریعہ کھانا چاہے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ (بخاری کتاب الایمان و النذور بَاب عَهْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ) اور ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس پر جنت کو حرام اور جہنم کی آگ کو اس کے لیے واجب کر دے گا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الاحکام بَاب مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا)

پس بوقت ضرورت انسان اللہ تعالیٰ کی قسم کھا سکتا ہے لیکن کسی انسان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کی قسم کھائے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ تم اپنے آباء و اجداد کی قسم کھاؤ، جس نے قسم کھانی ہو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ (بخاری کتاب الایمان والنذور بَاب لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ) اسی طرح فرمایا کہ تم نہ اپنے باپوں کی، نہ اپنی ماؤں کی اور نہ ہی غیر اللہ کی قسم اٹھاؤ۔ صرف اللہ کی قسم اٹھاؤ، اور اللہ کی قسم بھی اس وقت اٹھاؤ جب تم سچے ہو۔ (سنن ابی داؤد کتاب الایمان والنذور بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْآبَاءِ)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے قسم کھانے کا بھی ذکر ہے، جن میں بہت سی قسمیں اللہ تعالیٰ کے سوا مختلف اشیاء کی بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ اور انسان کی قسموں کا فرق نیز اللہ تعالیٰ کے ان اشیاء کی قسم کھانے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ جلّ شانہٗ کی قسموں کا انسانوں کی قسموں پر قیاس کر لینا قیاس مع الفارق ہے خدا تعالیٰ نے جو انسان کو غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کیا ہے تو اِس کا سبب یہ ہے کہ انسان جب قسم کھاتا ہے تو اِس کا مدعا یہ ہوتا ہے کہ جس چیز کی قسم کھائی ہے اس کو ایک ایسے گواہ رویت کا قائم مقام ٹھہراوے کہ جو اپنے ذاتی علم سے اس کے بیان کی تصدیق یا تکذیب کر سکتا ہے کیونکہ اگر سوچ کر دیکھو تو قسم کا اصل مفہوم شہادت ہی ہے۔ جب انسان معمولی شاہدوں کے پیش کرنے سے عاجز آ جاتا ہے تو پھر قسم کا محتاج ہوتا ہے تا اُس سے وہ فائدہ اٹھاوے جو ایک شاہد رویت کی شہادت سے اُٹھانا چاہیے لیکن یہ تجویز کرنا یا اعتقاد رکھنا کہ بجز خدا تعالیٰ کے اور بھی حاضر ناظر ہے اور تصدیق یا تکذیب یا سزا دہی یا کسی اور امر پر قادر ہے صریح کلمہ کفر ہے اِس لئے خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں میں انسان کے لیے یہی تعلیم ہے کہ غیر اللہ کی ہرگز قسم نہ کھاوے۔

اب ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی قسموں کا انسان کی قسموں کے ساتھ قیاس درست نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ کو انسان کی طرح کوئی ایسی مشکل پیش نہیں آتی کہ جو انسان کو قسم کے وقت پیش آتی ہے بلکہ اُس کا قسم کھانا ایک اور رنگ کا ہے جو اُس کی شان کے لائق اور اُس کے قانونِ قدرت کے مطابق ہے اور غرض اُس سے یہ ہے کہ تا صحیفہ قدرت کے بدیہات کو شریعت کے اسرار دقیقہ کے حل کرنے کے لیے بطور شاہد کے پیش کرے اور چونکہ اِس مدعا کو قسم سے ایک مناسبت تھی اور وہ یہ کہ جیسا ایک قسم کھانے والا جب مثلاً خدا تعالیٰ کی قسم کھاتا ہے تو اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ میرے اِس واقعہ پر گواہ ہے اِسی طرح خدا تعالیٰ کے بعض کُھلے کُھلے افعال بعض چھپے ہوئے افعال پر گواہ ہیں اِس لئے اس نے قسم کے رنگ میں اپنے افعال بدیہیہ کو اپنے افعال نظریہ کے ثبوت میں جابجا قرآن کریم میں پیش کیا اور اس کی نسبت یہ نہیں کہہ سکتے کہ اُس نے غیر اللہ کی قسم کھائی۔ کیونکہ وہ درحقیقت اپنے افعال کی قسم کھاتا ہے نہ کسی غیر کی اور اُس کے افعال اُس کے غیر نہیں ہیں مثلاً اُس کا آسمان یا ستارہ کی قسم کھانا اس قصد سے نہیں ہے کہ وہ کسی غیر کی قسم ہے بلکہ اِس نیت سے ہے کہ جو کچھ اُس کے ہاتھوں کی صنعت اور حکمت آسمان اور ستاروں میں موجود ہے اس کی شہادت بعض اپنے افعال مخفیہ کے سمجھانے کے لیے پیش کرے۔ سو درحقیقت خدا تعالیٰ کی اِس قسم کی قسمیں جو قرآن کریم میں موجود ہیں بہت سے اسرار معرفت سے بھری ہوئی ہیں اور جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ قسم کی طرز پر ان اسرار کا بیان کرنا محض اِس غرض سے ہے کہ قَسم درحقیقت ایک قِسم کی شہادت ہے جو شاہد رویت کے قائم مقام ہو جاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے بعض افعال بھی بعض دوسرے افعال کے لیے بطور شاہد کے واقع ہوئے ہیں سو اللہ تعالیٰ قسم کے لباس میں اپنے قانونِ قدرت کے بدیہات کی شہادت اپنی شریعت کے بعض دقائق حل کرنے کے لیے پیش کرتا ہے۔ تا قانونِ قدرت جو خدا تعالیٰ کی ایک فعلی کتاب ہے اس کی قولی کتاب پر شاہد ہو جائے اور تا اس کے قول اور فعل کی باہم مطابقت ہو کر طالب صادق کے لیے مزید معرفت اور سکینت اور یقین کا موجب ہو اور یہ ایک عام طریق اللہ جلّ شانہٗ کا قرآن کریم میں ہے کہ اپنے افعال قدرتیہ کو جو اُس کی مخلوقات میں باقاعدہ منضبط اور مترتب پائے جاتے ہیں اقوال شرعیہ کے حل کرنے کے لیے جابجا پیش کرتا ہے تا اِس بات کی طرف لوگوں کو توجہ دلاوے کہ یہ شریعت اور یہ تعلیم اُسی ذات واحد لاشریک کی طرف سے ہے جس کے ایسے افعال موجود ہیں جو اُس کے اِن اقوال سے مطابقت کلّی رکھتے ہیں کیونکہ اقوال کا افعال سے مطابق آ جانا بلاشبہ اِس بات کا ایک ثبوت ہے کہ جس کے یہ افعال ہیں اُسی کے یہ اقوال ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 95 تا 98 حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ قسموں کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قرآن شریف میں جہاں کہیں قسموں کا ذکر ہوتا ہے۔ اسکی تہہ میں کوئی نہ کوئی بڑی بڑی حکمت خدائے تعالیٰ نے رکھی ہوتی ہے۔ وہ حکمت جاہلوں۔ عالموں۔ صوفیوں سب کے لیے ہوتی ہے اور سب کے واسطے یہ قسمیں فائدہ بخش ہوتی ہیں۔ عام لوگوں کی فطرتوں میں اور بالخصوص اہل عرب کے دلوں میں یہ بات مرکوز ہے کہ جو شخص بھی جھوٹی قسمیں کھاتا ہے وہ برباد۔ ذلیل۔ ناکام اور نامراد ہو جاتا ہے۔

ایک طرف تو مشرکین عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافر سمجھتے تھے۔ دوسری طرف ان کی زبان سے یہ قسمیں سنتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ قسمیں کھانے والا اگر جھوٹا ہوتا تو ضرور تباہ ہو جاتا لیکن جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامیابیاں دن بدن ترقی پذیر تھیں تو ان سے ثابت ہوا کہ یہ راست باز ہے۔

فلاسفروں کو ان قسموں سے یہ فائدہ ہوا کہ جہاں کہیں قرآن کریم میں قسم کھائی جاتی ہے۔ اس کی تہ میں فلسفیانہ ثبوت ضرور ہوتا ہے۔ اس جگہ فَلَا اُقْسِمُ میں یہ بات ہے کہ نبی کریمؐ کے ساتھ اہل عرب میں سے کس قسم کے اور کس مزاج کے لوگ شامل ہوتے تھے اور کس طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لوگ جمع ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا نہیں کہ تم میں سے کام کے شخص اس کے ساتھ ملتے جاتے ہیں۔ آیا اس کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے یا نہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ۔ قسم قائمقام شہادت کے ہوتی ہے۔ اور قرآن شریف کی قسمیں ان امور پر دلائل ہیں جن کے لیے وہ کھائی گئی ہیں۔ مرئی اور مشہود اشیاء اور غیر مرئی اشیاء غرض بجمیع الاشیاء یہ شہادت پیش کی گئی ہے کہ یہ نبی سچا رسول ہے۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 202)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 10 اگست 2024)

☆......☆......☆

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11828: میں شیخ سلطان احمد انعام ولد مکرم شیخ غلام احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قدم بیڑا ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اپریل 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/12,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ زاہد احمد العبد : شیخ سلطان احمد انعام گواہ : محمد افتخار

مسل نمبر 11829: میں ریکھا زوجہ مکرم رشید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال تاریخ بیعت 2016 ساکن سمین تحصیل ٹوہانہ فتح آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: بالی، لاکٹ (ایک تولہ 22 کیریٹ) حق مہر -/30,000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نصیب الامۃ : ریکھا گواہ : سیوا خان

مسل نمبر 11830: میں راج بالا زوجہ مکرم دھرم ویر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن تحصیل اوچانہ ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: سونے کا ہار ایک تولہ 22 کیریٹ۔زیور نقرئی: پاؤں کی انگوٹھی دس تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : دھرم ویر خان الامۃ : راج بالا گواہ : عطاء الاول

مسل نمبر 11831: میں بے بی بانو زوجہ مکرم عابد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2020ء ساکن: لوڑہا کھیرا فتح آباد صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: سونے کی بالیاں، منگل سوتر اندازاً وزن ڈیڑھ تولہ 22 کیریٹ زیور نقرئی: 2 پازیب، انگوٹھی اندازاً وزن 16 تولہ حق مہر -/31,000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منور احمد بھٹی الامۃ : بے بی بانو گواہ : عابد احمد

مسل نمبر 11832: میں شیلہ زوجہ مکرم بلبیر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 19 اپریل 2024 ساکن پوسٹ آفس ڈُمیر خان ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک تولہ 22 کیریٹ زیور نقرئی: دس تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : دھرم ویر خان الامۃ : شیلہ گواہ : عطاء الاوّل

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عثمانؓ بن عفان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اچھی طرح وضو کرے اس کے قصور اس کے جسم سے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے اندر سے بھی نکل جاتے ہیں۔ (مسلم کتاب الطھارۃ باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء)

طالبِ دُعا : نور الہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

مسل نمبر 11833: میں شبنم بانو زوجہ مکرم سید بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن سی ڈی اے سیکٹر 10 پلاٹ نمبر 6-D/1482 ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 3 عدد گلے کے ہار، 3 عدد گلے کی چین، کان کے کانٹے 5 جوڑی، 6 عدد انگوٹھیاں، ناک کی لونگ (تمام زیورات 170 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: کمر پٹی ایک عدد، پازیب 5 جوڑی، انگوٹھیاں 4 عدد (کل وزن 300 گرام) حق مہر -/31,000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید بشیر احمد الامۃ : شبنم بانو گواہ : شیخ مبشر احمد

مسل نمبر 11834: میں سجینہ بیگم زوجہ مکرم قادر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2017ء ساکن: گاؤں بہرام پور زمیداراں صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: چین ایک سیٹ 25 گرام، کان کی بالیاں 8 گرام، انگوٹھیاں 3 عدد 9 گرام (تمام زیورات 24 کیریٹ) زیور نقرئی: 2 عدد پائل 40 گرام حق مہر: -/21,000 روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد خان الامۃ : سجینہ بیگم گواہ : محمد زاہد احمد

مسل نمبر 11835: میں ساحل خان ولد مکرم دلدار خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ جاب عمر 25 سال تاریخ بیعت 2008ء ساکن: گاؤں بہرام پور زمیداراں صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 اپریل 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد خان العبد : ساحل احمد گواہ : محمد زبیر امروہی

مسل نمبر 11836: میں Ayesha Thameem زوجہ مکرم Thameem Abbas صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 4 فروری 1961 پیدائشی احمدی ساکن: 543# فرسٹ فلور، 9th کراس روڈ، ٹینک روڈ، شیواجی روڈ، میسور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اکتوبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 120 گرام 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عادل علی الامۃ : Ayesha Thameem گواہ : میر احمد الرسول

سمسل نمبر 11837: میں نسیمہ بیگم زوجہ مکرم شیخ منیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن قدم بیڑا بھدرک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: پانچ انگوٹھیاں، تین جوڑی بالیاں، ایک جوڑی بینگلز، ایک عدد نتھ، ہار ایک عدد (تمام زیورات 56 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل 40 گرام، ہاتھ پھول 58 گرام، کمر پٹی 117 گرام (تمام زیورات 215 گرام)۔حق مہر -/33,101 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ منیر احمد الامۃ : نسیمہ بیگم گواہ : شیخ اسحاق

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ✿ کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دِکھلائے ✿ یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

طالبِ دُعا : زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 22 - August - 2024 Issue. 34

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اُس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے عائشہؓ میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کو میں معیوب سمجھتی ہوں

واقعہ افک اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کا اعلان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16؍اگست 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ کچھ خطبات سے غزوہ بنو مصطلق کا ذکر ہو رہا تھا۔

رسول اللہ ﷺ چاک و چوبند صحابہ کو چاک و چوبند اور تازہ دم رکھنے کا بڑا اہتمام فرماتے تھے۔ آپ ان کے مابین وقتاً فوقتاً کھیل کے ایسے مقابلے کراتے رہتے جن میں شجاعت جوانمردی ایمانی اور جہادی تربیت کا پہلو غالب تھا۔ گویا کہ کھیلوں کے مقابلے ہوا کرتے تھے چنانچہ بنو مصطلق سے واپسی پر جب آپ ﷺ نقیع پہنچے تو اُسی روز آپ نے صحابہ کے مابین گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ کا مقابلہ بھی کروایا۔ اسی جگہ آنحضرت ﷺ کا حضرت عائشہ کے ساتھ دوڑ کے مقابلے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ سے آگے نکل گئے پھر اُن سے فرمایا یہ اُس دفعہ کا بدلہ ہے جب تم مجھ سے آگے نکل گئی تھی۔ آپؐ نے ایک گذشتہ واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا جس میں کہ آپؐ حضرت عائشہ کو پکڑنے کے لئے ان کے پیچھے بھاگے مگر وہ ہاتھ نہ آئیں اور نکل گئیں۔ حضور انور نے فرمایا: یہ وہ گھریلو باتیں ہیں جو گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے آپ کیا کرتے تھے۔ ہر کام میں آپ ﷺ نے ہمارے سامنے اپنا اسوہ قائم فرمایا ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی اسوہ ہے جو اپنی بیویوں پر بڑی سختیاں کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ سبھی اپنی بیویوں کے ساتھ پھرتے تھے۔ پھر آپ نے رسول کریم ﷺ اور حضرت عائشہ کے مابین دوڑ کے مقابلہ کا ذکر فرمایا۔ پھر فرمایا غرض رسول کریم ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ پھرنا معیوب خیال نہیں فرماتے تھے اور جس بات کی اجازت اسلام نے دی ہے اس کو عیب نہیں کہا جا سکتا۔ حضور انور نے فرمایا: اب بھی بعض ہیں جو غلط قسم کی شرم رکھتے ہیں جو بڑا فرق رکھتے ہیں بیویوں کے ساتھ، خود آگے جا رہے ہیں بیویاں پیچھے جا رہی ہیں۔ فرمایا: یہ حسن سلوک ہے جو عورتوں سے اسلام نے سکھایا ہے جس کا نمونہ آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: اس سفر میں واقعہ افک کا ذکر بھی ملتا ہے۔ یعنی وہ واقعہ جس میں منافقین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹی تہمت لگائی تھی۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عائشہ واقعہ افک کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ اس غزوہ سے پہلے پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ مجھے میرے ہودج میں سوار کیا جاتا اور اسی میں اتارا جاتا۔ ہم سفر کرتے رہے یہاں تک کہ واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے ایک رات کوچ کرنے کا اعلان فرمایا۔ میں اُٹھی اور لشکر کو پار کر کے حوائج ضروریہ کے لئے دور چلی گئی۔ پھر میں واپس ہوئی اور اپنی سواری کی طرف بڑھی تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں کا کہیں ٹوٹ کر گر گیا۔ میں واپس لوٹی اور اپنا ہار ڈھونڈھنے لگی۔ میں نے اپنے ہار کو پا لیا پھر مَیں پڑاؤ کی جگہ پر واپس آئی لیکن لشکر جا چکا تھا۔ میں اپنی اس جگہ پر چلی گئی جہاں میں تھی۔ میں نے خیال کیا کہ وہ گم پائیں گے تو میرے پاس واپس لوٹ آئیں گے۔ اس دوران کہ میں اپنی جگہ بیٹھی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی زکوانی لشکر کے پیچھے تھے۔ ان کی ڈیوٹی تھی کہ وہ لشکر کے پیچھے رہیں تا کہ گری پڑی چیزوں کو اکٹھا کر کے لے آئیں۔ وہ میرے ٹھکانے کے قریب صبح کو پہنچے تو انہوں نے مجھے پہچان لیا۔ پردہ کے حکم سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ ان کے انا اللہ پڑھنے سے مَیں بیدار ہو گئی۔ میں نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا اور اللہ کی قسم ہم نے ایک بات بھی نہ کی اور نہ ہی میں نے ان سے کوئی بات سنی سوائے ان کے انا للہ پڑھنے کے۔ وہ مجھے اونٹنی پر سوار کر کے چل پڑے یہاں تک کہ ہم سخت گرمی میں عین دوپہر کے وقت لشکر تک پہنچ گئے اور لوگوں نے پڑاؤ کیا ہوا تھا۔

حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ ہلاک ہو گیا جو ہلاک ہو گیا یعنی بہتان باندھنے کی وجہ سے اور وہ جس نے بہتان کا بڑا حصہ لیا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ بہتان باندھنے والوں میں حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش کا نام لیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا: مگر وہ ایک گروہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس کے بڑے حصے کا ذمہ دار وہ تھا جو عبداللہ بن ابی بن سلول کہلاتا ہے۔ لیکن حضرت عائشہ ناپسند کرتی تھیں کہ حضرت حسان کو برا کہا جائے اور فرماتی تھیں کہ حضرت حسان وہ ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ میرا باپ اور میرے باپ کا باپ اور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو کے لئے تمہارے یعنی کفار کے مقابلہ میں ڈھال ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ ہم مدینہ میں پہنچے تو میں مہینے بھر بیمار رہی۔ لوگ بہتان باندھنے والوں کی بات میں لگے رہے۔ میں اس سے متعلق کچھ نہیں جانتی تھی اور جب مجھے بہتان لگانے والوں کے بارے میں معلوم ہوا تو میری بیماری اور بڑھ گئی۔ ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جاؤں۔ مَیں چاہتی تھی کہ مَیں اپنے ماں باپ سے خبر کی پختگی کے بارے میں معلوم کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی ماں سے کہا اے میری پیاری ماں لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ ماں نے کہا بیٹی حوصلہ رکھو۔ جب حسین و جمیل عورت کسی شخص کے پاس ہو جس سے وہ محبت رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں ہوں تو وہ اس کے خلاف بہت کچھ کہتی ہیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں ساری رات روتی رہی یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ میرے آنسو تھمتے ہی نہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا اور دونوں سے مشورہ طلب کیا۔ حضرت اسامہ نے کہا یہ سراسر جھوٹ ہے اور بے بنیاد ہے۔ حضرت علی نے کہا خادمہ سے پوچھئے آپ سے سچ کہے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلایا۔ آپؐ نے فرمایا اے بریرہ کیا تم نے عائشہ کے متعلق کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تمہیں شک میں ڈالتی ہو۔ بریرہ کہنے لگی کہ اس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے ان میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کو میں معیوب سمجھتی ہوں۔

آنحضرت ﷺ نے ام ایمن اور اپنی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش سے بھی دریافت فرمایا۔ سب نے آپ کو نیک اور پاک قرار دیا۔

علامہ ابن اسحاق کہتے ہیں حضرت ابوایوب خالد بن زید انصاری کی بیوی ام ایوب نے ان سے کہا کہ اے ابوایوب تم سنتے ہو کہ لوگ عائشہ کے حق میں کیا کہہ رہے ہیں۔ ابوایوب نے کہا ہاں میں نے سنا ہے اور یہ سب جھوٹ ہے۔ اے ام ایوب کیا تم ایسا فعل کر سکتی ہو۔ ام ایوب نے کہا خدا کی قسم میں ایسے فعل کی مرتکب نہیں ہو سکتی تو ابوایوب نے کہا پھر عائشہ تم سے کہیں زیادہ افضل اور بہتر ہے۔ وہ کب ایسے فعل کی مرتکب ہو سکتی ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ اس موقع پر ایک انصاری آدمی نے کہا اے اللہ تو پاک ہے۔ یہ ہمارا کام نہیں کہ ہم اس بات کو آگے دہرائیں۔ یہ بہت بڑا بہتان ہے۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں دو راتیں اور ایک دن روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ رونا میرے جگر کو پھاڑ دینے والا ہے۔ اس اثنا میں جبکہ میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے سلام کہا پھر بیٹھ گئے حالانکہ جب سے یہ واقعہ ہوا تھا آپؐ پاس نہیں بیٹھتے تھے سلام کر کے اور حال پوچھ کے چلے جاتے تھے۔ ایک مہینے تک آپ کو میرے معاملے کی نسبت کوئی وحی نہیں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے تشہد پڑھا جب آپؐ ہمارے پاس بیٹھے پھر فرمایا اما بعد اے عائشہ دیکھو تمہارے متعلق مجھے یہ یہ بات پہنچی ہے سو اگر تم بری ہو تو اللہ ضرور بری کر دے گا اور اگر تم سے کوئی لغزش ہو گئی ہو تو اللہ سے استغفار کرو اور اس کے حضور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس پر رجوع برحمت ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو میری طرف سے جواب دیں میرے باپ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔ پھر میں نے اپنی ماں سے کہا کہ آپ جواب دیں میری ماں کہنے لگی اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں پھر میں نے خود ہی جواب دیا۔ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں جانتی ہوں کہ اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ میں بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں کسی بات کا اعتراف کروں تو آپ لوگ مجھے سچا سمجھ لیں گے اللہ کی قسم میں اپنے لئے اور آپ کے لئے نہیں پاتی کوئی مثال سوائے یوسف کے باپ کی مثال کے جب انہوں نے کہا تھا

فَصَبۡرٌ جَمِیۡلٌ ؕ وَاللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ

۔ کہ اب اچھی طرح صبر کرنا ہی میرے لئے مناسب ہے اور جو بات تم بیان کرتے ہو اس کے تدارک کے لئے اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے اور اسی سے مدد مانگی جائے گی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹھنے کی جگہ سے نہیں ہٹے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی ہٹا کہ آپ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی آپ سے پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکنے لگا اور وہ سردی کے دن تھے۔ آپ کو چادر اوڑھا دی گئی اور سر مبارک کے نیچے چمڑے کا تکیہ رکھ دیا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وہ کیفیت ختم ہو گئی تو حضور ﷺ بیٹھ کر پیشانی پر سے پسینہ صاف کرنے لگے۔ پہلی بات جو آپ نے کہی وہ یہ تھی کہ اَے عائشہ اللہ نے تجھے بری کر دیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں سورہ نور کی آیات نازل فرمائیں تو حضرت ابوبکر جو مسطح بن اثاثہ کو خرچ دیا کرتے تھے کہا کہ اللہ کی قسم میں مسطح پر کبھی خرچ نہیں کروں گا بعد اسکے جو اس نے عائشہ کے بارے میں کہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اور تم میں سے دین و دنیا میں فضیلت رکھنے والے اور کشائش رکھنے والے لوگ اپنے قریبیوں اور مسکینوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ اس پر حضرت ابوبکر مسطح کو وہ خرچ دوبارہ دینے لگے جو اس پر خرچ کیا کرتے تھے اور کہا اللہ کی قسم میں اس سے کبھی نہیں ہٹوں گا۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: بنگلہ دیش اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے حالات جلد بہتر فرمائے۔ فلسطین کے مظلوموں کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی حالت پر بھی رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مسلم امہ پر رحم فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad